Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

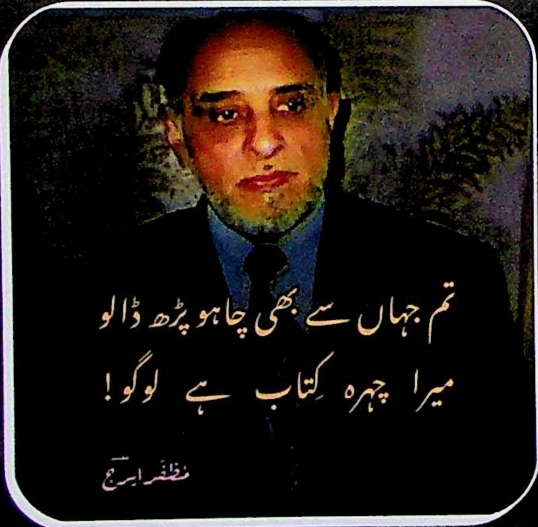

کہی...
ان کہی....

مظفر ایرج کا غیر مطبوعہ کلام

ترتیب وتہذیب

وحشی سعید * ڈاکٹر جاوید انور

پیش کش

خالد نذیر نقشبندی * اسلام مظفر نقشبندی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

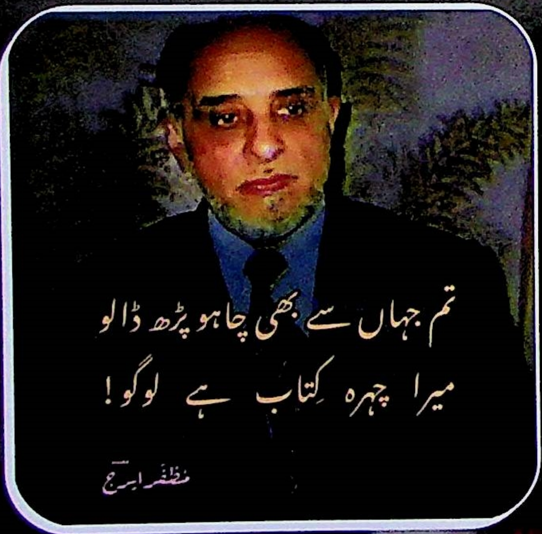

کہی...
انکہی....

مظفر ایرجؔ کا غیر مطبوعہ کلام

ترتیب وتہذیب

وحشی سعید ★ ڈاکٹر جاوید انور

پیش کش

خالد نذیر نقشبندی • اسلام مظفر نقشبندی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کہی انکہی

(مظفر ایرج کا غیر مطبوعہ کلام)

ترتیب و تہذیب:

وحشی سعید

ڈاکٹر جاوید انور

پیشکش:

خالد نذیر نقشبندی

اسلام مظفر نقشبندی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : کہی انکہی (مظفر ایرج کا غیر مطبوعہ کلام)
ترتیب وتہذیب: وحشی سعید، ڈاکٹر جاوید انور
پیش کش: خالد نذیر نقشبندی، اسلام مظفر نقشبندی

Kahi Ankahi (Unpublished Poetry by Muzaffar Eraj)
Compiled by: Vehshi Syed, Dr. Jawed Anwar
Price 100/- only

ضخامت : 92 صفحات
سرورق : عظمیٰ اسکرین، مدن پورہ وارانسی
سن اشاعت : ستمبر 2024
تعداد : 300
طباعت : نیہا پرنٹنگ پریس، لنکا، وارانسی

Presented by: Khalid Nazeer Naqshbandi
Islam Muzaffar Naqshbandi

Tahreek-e-Adab
Urdu Ashiana, 167 Afaq Khan ka Ahata
Manduadih Bazar, Varanasi- 221103 (U.P)
cell-9935957330 Email: tahreekeadab2008@gmail.com

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یادیں:

بارے دنیا میں رہو غم زدہ یا شاد رہو
ایسا کچھ کر کے چلو یاں کہ بہت یاد رہو (میرؔ)

ثریا جبین (ہمشیرہ، مظفر ایرجؔ)

برادرِ اکبر مظفر نقشبندی کب مظفر ایرجؔ ہو گئے، ہم گھر والوں کو پتہ ہی نہ چلا۔ جب ان کا پہلا مجموعہ "ابجد" کے عنوان سے منظر عام پر آیا اور قرب و جوار میں اس کی پذیرائی ہونے لگی ،تب ہمیں مکمل یقین آ گیا کہ بھائی نے شعرا کے حلقے میں بھی اپنی ایک مستحکم شناخت قائم کر لی ہے۔ گھر میں کوئی تخلیقی ماحول تو تھا نہیں، ہاں بڑے بھائی محمد نذیر نقشبندی کو صوفیانہ کلام سننے کا بے حد شوق تھا۔ اسی توسط سے کلام کے قواعد وضوابط اور تفہیم شد بد بھی تھی۔ لیکن تخلیقی میدان میں وہ بھی نہیں اترے تھے۔ ان کے علاوہ ہمارے خاندان میں کوئی اردو تخلیق کار دور دور تک نہ تھا۔ لیکن مظفر پر یہ کرم اس طور ہوا کہ بچپن میں ایک وقت شدید بیماری کے سبب جب وہ اسپتال میں زیر علاج تھے اور بچنے کی صورت کم ہی تھی تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ صوفی شاعر مہجورؔ کی صوفیانہ محفل جھیل ڈل کے کنارے سجی ہوئی ہے اور اس میں نمکین چائے کا دور چل رہا ہے، وہاں بڑے بڑے صوفی شعرا کے ساتھ مظفر ایرجؔ بھی موجود ہیں۔ اسی محفل میں مہجورؔ نے اپنی جوٹھی نمکین چائے ایرجؔ کو پلائی۔ اس خواب کے بعد ایرجؔ کی صحت میں سدھار ہونے لگا اور وہ جلد ہی مکمل طور پر صحت یاب ہو گئے۔ میں سمجھتی ہوں خواب کے اسی واقعے نے ان کی فطرت کو تخلیق کی جانب متوجہ کر دیا اور مطالعے کے ساتھ ساتھ ان کا ذہن تخلیقی عمل کی کاوشیں بھی کرنے لگا۔ لیکن گھر والے اس سے بے خبر تھے۔ بہر حال جیسے جیسے ان کا تخلیقی سفر پروان چڑھتا رہا، ان کی شہرت اور قدر بھی ادبی حلقوں میں بڑھتی گئی اور جب یہ شہرت بڑھتی ہوئی گھر تک پہنچی تو ہماری مسرتوں میں خوشگوار اضافہ ہوا۔ مظفر کی شخصیت میں ایک اہم عنصر یہ تھا کہ وہ ظاہر اور باطن دونوں اعتبار سے یکساں تھے۔ مختلف قسم کی منفی جبلت سے پاک، ہمیشہ دوسروں کا بھلا کرنے والے۔ شاید یہی سبب ہے کہ انہوں نے کلمہ پڑھتے ہوئے اور اللہ کی حمد کرتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کی۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین ثم آمین۔

خالد نذیر نقشبندی (بھتیجے اور چھوٹے داماد)

مظفر نقشبندی صاحب جو کہ میرے چاچا تھے اور بعد میں میرے سسر بھی ہوئے۔ انہوں نے کبھی بھی اپنے اور اپنے بھائی بہن کے بچوں میں تفریق نہیں کی تھی۔ ہمارا خاندان جو کہ مشترکہ خاندان ہے اور والد صاحب جو کہ بڑے ہیں، ان کا رعب آج بھی پورے خاندان پر ویسا ہی ہے جیسا پہلے ہوا کرتا تھا۔ مجھے بھی والد کی طرح سوفیانہ موسیقی سننے کا بڑا شوق تھا اور فارسی کا علم ہونے سے امیر خسرو وغیرہ کا صوفیانہ کلام آج بھی روح میں تازگی بھر دیتا ہے۔ مجھے بھی علم نہ تھا کہ چاچا کب تخلیقی میدان کے شہسوار ہو گئے، لیکن ان کی شخصیت میں جو ایک نرمی اور سلیقہ تھا، اس نے والد کی طرح زبردست رعب کی شکل اختیار نہیں کی، اس کے سبب ہم بچے ان سے بلاخوف والی قربت رکھتے۔ گھر میں مفلسی تھی لیکن ہمارا اتحاد اور محبت تمام مشکلات پر بھاری تھی اور اج بھی بھاری ہے۔ آج مظفر ایرج صاحب ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کی سیرت کی خصوصیات ہماری رگوں میں لہو بن کر دوڑتی ہیں اور اس کی روشنی ہماری نسلوں کو بھی منور کرتی رہیں گی۔

نازلی مظفر نقشبندی (بڑی بیٹی)

اپنے آخری وقت میں ابّو نے مجھے اپنے سے کبھی الگ نہ کیا۔ اسپتال سے لے کر گھر تک میں ہمیشہ ان کے پاس رہی۔ جس طرح انسان پوری زندگی گزارتا ہے، وہی نوعیت آخری دنوں میں بھی ہوتی ہے۔ ابّو کی پوری زندگی جس طور خدا کی رضا، ادب کی خدمت اور انسان دوستی میں گزری، وہی صورت حال تادم آخر رہی۔ لب سے کلام اللہ جاری رہتا۔ پند و نصائح سے پر ادبی تخلیق کا سفر بھی جاری تھا اور فراخ دلی اور فیاضی بھی۔ میں تخلیقی ادب کی جانب تو کبھی متوجہ نہیں ہوئی لیکن گھر پر جو رسائل و جرائد آتے تھے اور ابّو کا جو کلام تھا، مجموعوں کی صورت میں یا کسی رسالے میں اشاعت کی صورت میں، اسے پڑھ کر متاثر ضرور ہوتی تھی اور ناز ہوتا تھا کہ میں ایک ایسی شخصیت کی دختر ہوں جن کا پوری دنیا میں وہ لوگ بھی ادب و احترام کرتے ہیں جن سے ابّو کی کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ دور دور سے جب ان کے نام کے خطوط آتے تو حیرت ہوتی کہ یہاں تو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ابو کبھی گئے بھی نہیں تو پھر اتنی شناسائی ؟اس طرح ان کی ادبی قدر کا احساس ہوتا اور جب ذہن بالیدہ ہوا تو یہ سوچ کر بھی رشک آتا کہ خاندان کے وزن و وقار سے الگ ابو نے پوری دنیا میں ایک ایسی منفرد شناخت قائم کی ہے جو ان کی اختراع ہے، ان کی تخلیقی کاوشوں کا ثمرہ ہے۔اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔آمین

آمنہ غزل (چھوٹی بیٹی)

جب میں نے ہوش سنبھالا تو گھر میں رسائل و جرائد کا ذخیرہ دیکھا، جس سے میں بہت متاثر ہوتی تھی۔ہندوستان اور پاکستان کے نامی گرامی رسائل کے علاوہ جاسوسی دنیا نے خاص طور پر میری تربیت کی۔ابو کی جو تخلیقی شخصیت تھی اور جس طرح ادبا و شعرا اکثر گھر تشریف لا کر ادبی محفل سجاتے اور ان کے کلام کی داد دیتے تو مجھے ایک مسرت افزا سکون حاصل ہوتا۔ابو کے تخلیقی عزت و وقار اور رسائل کے عمیق مطالعے نے مجھے بھی شعر کہنے کا ذوق دلایا اور میں بھی صنف غزل کی جانب اس طرح راغب ہوئی کہ اپنا تخلص ہی غزل رکھ لیا۔مجھے یاد ہے کہ آپا (نازلی مظفر نقشبندی) کا ایک موضوع اردو تھا اور انہیں اقبالؔ یا غالبؔ کے کسی شعر کی تشریح کرنے کو دی گئی تھی، جو ان کے لئے مشکل تھی۔انہوں نے ابو سے اس کی تشریح دریافت کرنے کا ارادہ کیا، لیکن میں نے کہا کہ شاید میں اس کی تشریح کر سکتی ہوں۔میں نے تشریح لکھوا دی۔انہوں نے جب ابو کو دکھایا تو ابو بہت خوش ہوئے۔تشریح بالکل درست تھی۔انہوں نے میری بڑی تعریف کی اور اس طرح مجھے تخلیق کے میدان میں اترنے کا حوصلہ ملا۔ابو پوری زندگی میں صرف ایک بار مجھ پر خفا ہوئے۔واقعہ یہ تھا کہ ان دنوں ریڈیو کا کافی چلن تھا اور صبح پرانے گانے آتے تھے جس کو سننے کے بھی شوقین تھے۔میں نے ایک دن فجر کی نماز پڑھی اور جلدی جلدی کام ختم کر کے دوسرے کمرے میں بالکل دھیمی آواز میں ریڈیو پر گانے سننے لگی۔ابو اس وقت قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔انہوں نے سن لیا اور مجھے بلا کر سخت ڈانٹ پلائی۔

میں اپنا کلام ابو کو دکھایا کرتی تھی، ایک دن انہوں نے کہہ دیا کہ اب تمہیں اصلاح کی ضرورت نہیں۔وہ دن بھی میرے لئے بڑی مسرت کا تھا۔ابو چلے گئے لیکن انہوں نے میرے اندر تخلیق کی جو شمع روشن کی اس نے مجھے ایک منفرد نقطۂ نظر دیا ہے جو ہر قدم پر میری رہنمائی کرتا

مظفر ایرج کا غیر مطبوعہ کلام

کہی ان کہی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہے۔اللہ ان پر رحمتوں کی بارش فرمائے، آمین۔

اسلام مظفر نقشبندی (چھوٹے بیٹے)

ابّو کی تخلیقی شخصیت نے گھر میں جو ایک باوقار ماحول قائم کر رکھا تھا، سبھی اس کے قائل تھے۔مزاج میں نرمی، خوب غور و فکر کے بعد کسی مسئلے پر بولنا، زیادہ تر مطالعے میں اور اپنی ذمہ داریوں کے نباہ میں مصروف رہنا، ضرورت مندوں کی مدد کرنا، یہ وہ اوصاف تھے جنہوں نے ہمارے سارے بھائی بہنوں کی تربیت میں ایک اہم کردار ادا کیا۔میری تعلیم اردو سے نہیں ہوئی تھی۔ مجھے موسیقی سننے کا تو بہت شوق تھا۔منّی بیگم، مہدی حسن، غلام علی وغیرہ اس وقت مجھے بے حد پسند تھے۔ایک بار مجھ سے ایک بڑی بھول ہوئی۔ابو کے بہت سے پوسٹ کارڈ جو مختلف مقامات سے مختلف ادبا و شعرا نے ان کو لکھے تھے، گھر کی صفائی کرتے وقت میں نے ان کو بھی بے کار سمجھ کر گھر سے باہر کر دیا کہ ابّو نے تو پڑھ ہی لیا ہے تو اب اس کا کیا مصرف؟ مجھے ان کی تاریخی اہمیت کا علم نہیں تھا۔ابو کو جب یہ معلوم ہوا تو ان کے چہرے پر غم واندوہ کی ایک لکیر نمودار ہوئی لیکن پدرانہ شفقت اس پر بھاری پڑ گئی۔انہوں نے مجھے کچھ نہیں کہا لیکن اب میں غور کرتا ہوں تو افسوس ہوتا ہے کہ کتنا قیمتی سرمایہ میرے ہاتھوں ضائع ہو گیا۔اللہ ابو کے اوپر خاص کرم فرمائے، آمین۔

اہلیہ اسلام مظفر نقشبندی (چھوٹی بہو)

مظفر نقشبندی میرے سگے ماموں تھے جو بعد میں میرے سسر ہوئے۔ماموں ہونے کے سبب ان سے دلی قربت تو تھی ہی، لیکن مظفر ایرجؔ ہونے کے بعد ان کی شخصیت کے وزن و وقار میں جو اضافہ ہوا تھا، اس نے سارے گھر والوں کے بھی عزت و وقار میں اضافہ کر دیا تھا۔امّی کو اپنے بھائی پر بڑا ناز تھا۔جب ان کی شاعری کا چرچا ہوتا، ان کی تعریف ہوتی تو امّی کے چہرے پر ایک منفرد خوشی محسوس ہوتی۔ پھر جب میں ان کے گھر آ گئی تو ان کی شفقت میں مزید اضافہ ہو گیا۔اب میں بیٹی اور بہو دونوں تھی جس کے سبب ان کی شفقت بھی دوگنی ہو گئی تھی۔اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ سب کو ایسے ماموں اور ابّو ملیں جیسے مجھے ملے۔اللہ ان کی قبر کو نور سے بھر دے۔آمین

مظفر ایرجؔ کا غیر مطبوعہ کلام

کہی انکہی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

غزلیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اپنی اپنی دعا کا ثمر ہے، اپنی اپنی قسمت ہے
تم کو مبارک وصل کی کھیتی، ہجر میں میری دولت ہے

تم نے جس کا نقشہ کھینچا وہ جنت ہے اور کہیں
میرے شہر کے چوراہوں میں ظلم و جبر و دہشت ہے

سب کہتے ہیں میں ابہام کے پرچوں میں لایعنی ہوں
میرے ہونے کی مت پوچھو میرا ہونا آفت ہے

ایک نظر میں ہنس کے اتارے میرے سارے نقش و نگار
اب اپنی پہچان چھپانا ان سے ایک قیامت ہے

ہم نے جس جانب بھی دیکھا آگ ،الاؤ، دھمال کا راج
اس موسم میں ارزاں شاید حیوانوں کی وحشت ہے

میرے گھر کے پچھواڑے میں لالہ و گل اگ آئے ہیں
ان میں غزالاں بھی ہیں جن کو دیوانوں سے نسبت ہے

میرے شہر خموشاں میں کس کس کو ڈھونڈوگے ایرجؔ
لاشیں ہیں بارود کی بو ہے اور جو ہے سو عبرت ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

رضا میں صبر و شجاعت میں انتخاب حسینؑ
سوال کرب و بلا ہے تو ہے جواب حسینؑ

نواسا ہے یہ محمد کا آسماں بولا
پکاری خاک کہ ہے ابن بو تراب حسینؑ

وہ دیں بچانے کی دھن ہو کہ سر کٹانے کا قرض
ہر امتحاں میں ہر اک رن میں کامیاب حسینؑ

اور اس کے بعد کسے ہوش تھا اجالوں کا
کہ گل ہوا تھا حقیقت کا آفتاب حسینؑ

یہ دین حق کی بقا کے لئے ضروری تھا
اٹھائے اپنی شہادت سے انقلاب حسینؑ

سنائی میں نے زمانے کو داستان حسینؑ
مجھے یہ فخر کہ میں بھی ہوں نوحہ خوان حسینؑ

یہی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی خدا کی عطا
رہے گا تا بہ ابد شاد گلستان حسینؑ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

فرشتے چنتے ہیں دن رات عرش سے آگے
درود سرور کونین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ذکر شانِ حسینؑ

یہیں پہ ہوتی ہے سجدوں کی آبیاری بھی
نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا روضہ ہو یا ہو وہ آستان حسینؑ

ملی ہے ہم کو بشارت بہشت کی ایرجؔ
تو اس پہ کیوں نہ کریں ناز عاشقانِ حسینؑ

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

میری خاطر میر ہی رب سے دعا کرتا رہا
اس طرح وہ دشمنی کا حق ادا کرتا رہا

زندگی بھر یوں نبھی میری مرے معبود سے
عفو وہ کرتا رہا اور میں خطا کرتا رہا

دل وہی کرتا رہا اور آہن گروں کے شہر میں
مہہ رخوں کی بزم میں جو آئینا کرتا رہا

اس نے لکھا ہی نہیں کچھ در حساب دوستاں
نام اپنے سارے دکھ ،سب غم سدا کرتا رہا

عشق کے مکتب میں یوں دیتا رہا درس وفا
آشنائی سے مجھے نا آشنا کرتا رہا

اوڑھ کر محرومیوں پر اپنی تنہائی کا خول
میں تمہاری دوستی کا سامنا کرتا رہا

کب رہا ایرجؔ کو جرمانے کی بھرپائی کا خوف
دل کے کہنے پر برا تھا یا بھلا کرتا رہا

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

میں منظر ویدنی منظر کشا ہوں
خود اپنی ابتدا خود انتہا ہوں

سب اپنی اپنی بولی بولتے ہیں
میں چڑیا گھر میں شاید آ گیا ہوں

ہوا ،پانی شرر جُذیات میرے
خمیر خاک میں روشن ہوا ہوں

سب اپنی لن ترانی بھولتے ہیں
میں جب بھی چُپ کا روزہ کھولتا ہوں

سمیٹو گے مجھے کس کس جگہ سے
جدھر دیکھو میں ہی بکھرا پڑا ہوں

مرا چرچا فرشتوں کی عبادت
میں ذرّہ ہوں و لے راز آشنا ہوں

تعلّی ہیچ کو ایرجؔ آرسی کیا
میں تم سا ہوکے بھی تم سے جدا ہوں

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ان کی تفریح کا سامان لگائیں یارو
اجڑی بستی کو پھر اک بار بسائیں یارو

دھوپ چہرے کی ہے جو رنگ بکھیرے ان سے
عارض عکس شفق شام سجائیں یارو

وہ تو معصوم ہیں خود آئیں گے ہونے کو شکار
دیر کس بات کی ہے جال بچھائیں یارو

اس نے شعلوں میں سر شام سمیٹا ہے وجود
جلتے سورج کو سمندر میں بجھائیں یارو

آؤ یکطرفہ سہی ! صلح کی کوشش کر کے
ان کو آداب محبت تو سکھائیں یارو

ان کا اصرار کہ ہم پا بہ سلاسل کیوں ہیں
اپنی مجبوری انہیں کیسے بتائیں یارو

درد ایرجؔ کا ہو چاہے ہو زمانے بھر کا
ابن آدم ہیں تو حظ ساتھ اٹھائیں یارو

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرش، ثریا، شمس و قمر کا ذکر کروں
ہر پل آپ کے راہ گزر کا ذکر کروں

اقصیٰ سے افلاک تلک بر دوش بُراق
کم ہے جتنا حسن سفر کا ذکر کروں

سب نے کی تقلید ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج کی رات
اب میں کس کس پیغمبر کا ذکر کروں

رب نے کیا کس ناز سے ان کا استقبال
ہو مقدور تو اس منظر کا ذکر کروں

چاک جگر کر کے ہوتی ہے نعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں کیا اپنے دیدۂ تر کا ذکر کروں

آپ کے روئے منور کی ہے تابانی
چاند کا چاہے نور سحر کا ذکر کروں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

سب کے بگڑے کام بنائے پل بھر میں
کیوں نہ میں ایسے رحمت گر کا ذکر کروں

بات کلیسہ کی ہو یا ہو کعبہ کی
میں بس آپ کے سنگ در کا ذکر کروں

کم پڑتے ہیں ایرجؔ لفظ خزانے سب
کیسے ان کے فکر و نظر کا ذکر کروں

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نعت

ظلمت کفر میں نور کا ہالہ آپ ﷺ کی ذات
جس کا ثانی اور نہ سایہ آپ ﷺ کی ذات

سورج ،تارے، پیڑ ،پرندے، انس و ملک
میرے سوہنے رب کا حوالہ آپ ﷺ کی ذات

پھیلی ہر سو ایک کرن سے تابانی
صبح ازل کا روشن چہرہ آپ ﷺ کی ذات

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

آگ دہکائی پھر اپنی عقل پر رونے لگے
کیوں کہ زد میں آ گیا اپنا ہی گھر رونے لگے

شہر کو میرے نہ ہونے کی خبر کیا ہو گئی
کھڑکیاں ،دیوار و در،دریا ،شجر رونے لگے

ڈھل گیا تل تل پرندوں کے پلٹ آنے کا وقت
لوٹ کر آیا نہیں بے داد گر رونے لگے

خواہشوں کی چمچماتی دھوپ نے جھلسا دیا
اور جھلسنے تک سبھی تھے بے خبر رونے لگے

وہ تو اپنی داستاں ہنستے ہنساتے کہہ گئے
میری آہوں میں بھی تھا شاید اثر رونے لگے

اتفاقاً زندگانی کے سہانے موڑ پر
اس طرح بچھڑے کہ زلفیں کھول کر رونے لگے

درد کی ٹیسیں ہوں ایرجؔ یا انا کی باز گشت
ٹوٹ کر سب معتبر نا معتبر رونے لگے

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

سب چھین مجھ سے عرقِ انفعال کے سوا
جو کچھ بچا ہے نامۂ اعمال کے سوا

پاؤں تلے زمیں نہ افق، نے نظر میں رنگ
کیسا رہا شکستہ پر و بال کے سوا

وہ چھین لے گیا مرا چہرہ مرا وجود
لوٹا کیا؟ حریر خد و خال کے سوا

یوں زندگی کو کیجئے گا جمع نہ تفریق
بچتا ہے کیا شمارِ مہ و سال کے سوا

میں اس کا کیا کروں مرا خالق مرا خدا
ہر شئے سنوارتا ہے مرے حال کے سوا

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اسی نے بادشاہوں کے دلوں پر بھی حکومت کی
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس پہ بھی چشم عنایت کی

بڑا نازک سہی پردہ بنا مکڑی نے جالے سے
اسی پردے سے رب نے اپنے پیارے کی حفاظت کی

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار جانی اس لئے واصل بہ جنّت ہیں
کہ خود سے بڑھ کے چاروں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی

ہو جنت یا ہو کوثر با خدا ہیں منتظر اس کے
تمنّا جس کے دل میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی

لعاب دہن سے اندھوں نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پائی بینائی
مری بیماریٔ دل کی دوا ہے دیر تربت کی

کوئی لشکر نہ کوئی اسلحہ دنیا مطیع کر لی
کہاں تاریخ دے پائی مثال ایسی شجاعت کی

خدا کی بندگی میں جو رہا رطب اللساں ایرجؔ
اسی کی سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھو شفاعت کی

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

مانگو تو سہی کچھ نہ کچھ وردان ملے گا
اندیشہ ہے ہر شخص پریشان ملے گا

اجڑی ہوئی بستی کے درو بام کے پیچھے
امید ہے کوئی کہیں انسان ملے گا

بہتے رہوگے کب تلک دریا کے ساتھ ساتھ
ہر موج، ہر کٹاؤ میں ہیجان ملے گا

روتا ہوں جب سے سنتا ہوں ہر شخص سے ہر شخص
تیر و تبر کے رن میں ہر انسان ملے گا

چھوڑو یہ خاردار ڈگر عشق کی ،شاید
کوئی نہ کوئی راستہ آسان ملے گا

اس دشت شہر میں تنہائی الاماں
آنا نہ ادھر ریت کا طوفان ملے گا

دہکے ہوئے زخموں کو ہی کنگھارئے ایرجؔ
کب میرا مسیحا مجھے عرفان ملے گا

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یوں اپنا بناتے ہوئے تب کیسا لگا تھا
دھڑکن میں بساتے ہوئے تب کیسا لگا تھا

وہ خواب سحر میرا تمہیں تھا نہ گماں ہی
تعبیر بتاتے ہوئے تب کیسا لگا تھا

اک بات جو کچھ سوچ کے خود سے بھی چھپائی
اوروں سے چھپاتے ہوئے پھر کیسا لگا تھا

کھولی تھیں گرہ پھولوں نے غنچوں کی ملاقاتیں
گانٹھ ان میں لگاتے ہوئے تب کیسا لگا تھا

اس گھاٹ سے [illegible] اس گھاٹ سے آگے
کشتیوں کو بہاتے ہوئے تب کیسا لگا تھا

[illegible]
[illegible] تب کیسا لگا تھا

[illegible]
[illegible]

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

پرچھائیوں کے شہر میں جھانکا تھا ایک دن
یعنی جہانِ رنگ و بو سمٹا تھا ایک دن

اوروں کی بات چھوڑ مجھے خود یقیں نہیں
حجرے میں میرے ہم نفس اترا تھا ایک دن

پوچھو نہ مجھ سے میرے نصیبوں کی داستاں
شہپر بھی میرے ہاتھ پہ بیٹھا تھا ایک دن

گزری حیات اور گزرتی حیات نے
مجھ سے مرا مزاج بھی پوچھا تھا ایک دن

یہ سوچ کر کہ میری پرستش بھی ہو کہیں
بت اپنا بتکدے میں رکھ آیا تھا ایک دن

میں کرچیوں کو اس کی ہی چنتا ہوں آج بھی
جس دل کو تم نے پیار سے توڑا تھا ایک دن

ایرجؔ برے افعال ،بدنامی کے باوجود
میں بھی کسی کے دل میں سمایا تھا ایک دن

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہوا، طوفان آندھی حرز جاں میں
عجب اک سلسلہ ہے آسماں میں

ادائیں کیا! سخن کیا، کیا تبسم!!
کہ جیسے زاوئے ہوں کہکشاں میں

چھپا کر گھاٹیوں میں لاؤ لشکر
وہ پہنچا ہے ہمارے سائباں میں

سمندر سامنے ہے پیچھے کھائی
خبر پھیلی گزرتے کارواں میں

کفن میں جیب ہی رکھی نہیں تھی
رہا مجنوں کا کاسہ درمیان میں

چھپائی خوب اس نے اپنی فطرت
مجھے الجھا دیا ہے ایں و آں میں

سخن کڑوا کہو اس طرح ایرجؔ
لذیذ اتنا ہو اترے دل میں جاں میں

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جب سے تم نے چھوڑ دیا ہے
خون کے آنسو دل روتا ہے

چھوڑو! مصلحتوں کی باتیں
اپناؤ جو سچ لگتا ہے

کرشنا کنہیا کہاں براجیں
دل مندر مسمار ہوا ہے

تیرے آنے کی چاہت میں
اپنا آپ سجا رکھا ہے

ہجر ،مسافت، کانٹے ،کنکر
اور مری قسمت میں کیا ہے

بلک بلک کر اب روتے ہوں
کیا کچھ تم کو یاد آیا ہے

ایرجؔ بھولا بھالا ایرجؔ
سب گورکھ دھندا اس کا ہے

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

قیسؔ اک پل میں کب کہاں ٹھہرا
دشت جانے کہاں کہاں ٹھہرا

سر پہ چھت ہے نہ کوئی سایہ ہی
آگ برساتا آسماں ٹھہرا

وہ تو آیا تھا آدھے رستے تک
میرا جذبہ ہی ناتواں ٹھہرا

میں بھی قدرت کے کارخانے میں
اپنی نظروں میں بدگماں ٹھہرا

مجھ سے چھپتا ہوا سدا کے لئے
کوئی لمحہ تو جاوداں ٹھہرا

میرا درپن میں منہ چڑھاتا ہے
یعنی بندر تو قدرداں ٹھہرا

لو لگائی خدا سے جب ایرجؔ
میرا قطرہ بھی بیکراں ٹھہرا

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

گھاٹی میں سنگ باری ہے گھبرانے لگا ہوں
رستے میں گولیاں ہیں مگر جانے لگا ہوں

مجھ کو ملی ہے آج ہی جنت کی بشارت
میں آج سے ہی موت سے کترانے لگا ہوں

یہ جنگ فقط تیرہ و تلوار کی نہیں
اعصاب کو میں بات یہ سمجھانے لگا ہوں

کہتے ہیں پارسا ہیں بڑے نیک ہیں یہ لوگ
بے وجہ جس کی بستیاں میں ڈھانے لگا ہوں

میں جس کی جدائی میں بہت درد سے گذرا
اب اس کو شکایت ہے کہ یاد آنے لگا ہوں

جائے تو یہ امکاں ہے مرا سر ہی جائے گا
کیوں وسوسوں کے خوف سے گھبرانے لگا ہوں

ایرج یہ حادثہ ہے عجب جب بھی میں کھلا
اک فصل نارسائی میں مرجھانے لگا ہوں

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ٹوٹ کر بکھرے گھروں کے بام و در
آندھیاں آئیں کہاں سے کیا خبر

سنگریزے، گدلا پانی، ریت سیپ
کیا ملا ہے ساحلوں کو چھان کر

پنچھیوں کو پہلے اڑ جانے تو دو!
ہو سکے تب تم کتر لو ان کے پر

شب جہاں اتری وہیں ڈالا پڑاؤ
ساربانوں کی کوئی بستی نہ گھر

تیرگی بھی ڈھانپ کر منہ سو گئی
منتظر تھی جیسے میری رات بھر

کس طرح زخموں کو کرتے ہیں فگار
آزمانے آئے تھے میرا ہنر

ایک ہی رستہ بچا تھا اس کے پاس
اوکھلی میں دے دیا ایرجؔ نے سر

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

میرے اندر سے یہ آواز آئی
دہائی ہے دہائی ہے دہائی!!

مجھے بھی میرے حصے کی سزا دو
قلم گستر ہوں سچ لکھتا ہوں بھائی

مجھے میرے حوالوں سے نہ جانو
اِدھر میں اور اُدھر ہرزہ سرائی

خزانے دفن ہیں مجھ میں ہزاروں
گلہ الفاظ کی قیمت لگائی

میں آثارِ قدیمہ میں نہ رلتا
کوئی میری بھی کر لیتا کھدائی

کتابیں چند، اک تصویر تیری
یہی ہے زندگی بھر کی کمائی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یہی تو حسن لاثانی ہے اس کا
محبت کی خدائی ناخدائی

کہانی خرقہ پوشوں کی نہ پوچھو
سروں پر چھت نہ جسموں پر رضائی

بجز ہمزاد! یہ بھی سچ ہے ایرجؔ
مرا میں اور میری پارسائی

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اس طرح اس نے راستہ بحال کر دیا
سودا تھا ایک پل کا کئی سال کر دیا

وہ مجھ کو داستانیں سناتے ہوئے کہتی
سب تاجور تھے عشق نے کنگال کر دیا

اب اور کیا دکھاؤں میں تنہائیوں کے گھاؤ
قامت تھی الف میری اسے دال کر دیا

مشکل سے میں نے اس کو سنائی تھی غزل ایک
اپنی سنا سنا کے برا حال کر دیا

آنکھیں برس رہی تھیں کہ بارش کا زور تھا
چشمے کو پانیوں نے مگر تال کر دیا

یہ دوریاں سمٹتے دنیا بدل گئی
نزدیکیوں کی چاہ میں بے حال کر دیا

اک حسنِ کائنات ہے اک تیرا تصور
ایرجؔ نے فیصلے میں قیل و قال کر دیا

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

مسیحا سے کوئی رشتہ ہے اب تک
فرشتہ موت کا بیٹھا ہے اب تک

دلوں میں نفرتیں بوئی گئی ہیں
کسے یہ دکھ سمجھ آیا ہے اب تک

تمہیں اس کا خیال آیا نہ لیکن!
یہ بیچارہ بہت تڑپا ہے اب تک

وہ چاہیں جب کبھی پھاہا لگائیں
مرا زخم جگر تازہ ہے اب تک

گھٹن بھی، درد بھی، بیچینیاں بھی
یہ کس کی یاد کا سایہ ہے اب تک

مرا غم، ہو کا عالم، سڑتی لاشیں
مری آنکھوں سے خوں بہتا ہے اب تک

سمجھ آئی نہ ایرجؔ کی کوئی کل
وہ دیوانہ تھا، دیوانہ ہے اب تک

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

دلِ آسودہ کو وارفتگی ہے
مگر میرا چلن ہی بے خودی ہے

میں دیوانہ کہوں کیوں کر کہ اس میں
لگن ہے، شوق ہے، شائستگی ہے

معمہ ہے تری بے التفاتی
یہ حسنِ ظن ہے یا جادو گری ہے

مرے زخموں پہ اب تیزاب ڈالو
کہ جذبوں پر عجب اک بے حسی ہے

ترے صدقے ترے غمزوں کے صدقے
خدا جانے دعا یہ کس نے دی ہے

مرا کشکول غم خالی سہی، تو!
مری اوروں کے دکھ میں زندگی ہے

میں سجدے میں گیا امید لے کر
مری حاجت روائی ہو گئی ہے

مجھے سوتے میں پھانسی دی گئی کیوں
یہ قانون شہادت عارضی ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

مرے مرنے تلک روتا رہے گا
عجب، اک شخص غم دیتا رہے گا

جدائی وصل جھگڑا ، پھر منانا
ہے جب تک آس یہ ہوتا رہے گا

ہوائیں چلتی بھی ہوں گی مخالف
سفینہ ناخدا کھیتا رہے گا

بہت آسودہ دل دامن ہے میرا
سدا اشکوں سے وہ دھوتا رہے گا

یقیں ہوگا نہ جب تک میں نہیں ہوں
وہ میری کھوج میں آتا رہے گا

کھلونے آگ کے ہاتھوں میں دے کر
وہ بچوں پر ستم ڈھاتا رہے گا

گلِ رعنا کے کِھل جانے کی ضد میں
فضا سے شول برساتا رہے گا

نہ ڈکشن ہے نہ کہنے کا سلیقہ
مجھے ایرجؔ یہ بتلانا پڑے گا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

زندگی کو اور بھی آساں کریں
پھر کسی کے درد کا درماں کریں

راستے میں آئے پتھر چاہے پھول
اپنے ہی کشکول کا ساماں کریں

کون کس کا شہر ڈھائے گا سنو
فیصلہ جرگے میں ہم ناداں کریں

ہم اسیر ذات بھی، حالات بھی
کس کو چھوڑیں، کس کو حرزِ جاں کریں

یا لگائیں پار اس طوفان سے
یا خدارا واصلِ طوفاں کریں

عمر حیوانوں میں گزری آج تک
کچھ نہ کچھ اب حق ادا انساں کریں

موت ماں جیسی ہے اپنائیں اسے
زندگی پوشیدہ ہے عریاں کریں

پھول دو رکھ آئیں اس کی گور پر
دوست ہیں ایرجؔ کے ہم گریاں کریں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اپنی اپنی دعا کا ثمر ہے ، اپنی اپنی قسمت ہے
تم کو مبارک وصل کی کھیتی ، ہجر میں میری دولت ہے

میرے گھر کے پچھواڑے میں لالہ و گل اُگ آئے ہیں
ان میں غزالاں بھی ہیں جن کو دیوانوں سے نسبت ہے

سب کہتے ہیں میں ابہام کے پردوں میں لایعنی ہوں
میرے ہونے کی مت پوچھو میرا ہونا آفت ہے

ایک نظر میں ہنس کے اتاریں میرے سارے نقش و نگار
اب اپنی پہچان چھپانا ان سے ایک قیامت ہے

ہم نے جس جانب بھی دیکھا آگ الاؤ دھمال کا راج
اس موسم میں شاید ارزاں دیوانوں کی وحشت ہے

تم نے جس کا نقشہ کھینچا وہ جنت ہے اور کہیں
میرے شہر کے چوراہوں پر ظلم و جبر ہے، دہشت ہے

اس پلڑے میں رکھو چاہے اس پلڑے میں حسن اس کا
خال و خد غمزہ کو چھوڑو فتنہ اس کی قامت ہے

میرے شہر خموشاں میں کس کس کو ڈھونڈو گے ایرجؔ
لاشیں ہیں، بارود کی بو ہے اور جو ہے سو عبرت ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بے خوف ہے بے لوث ہے، بے باک ہے بھائی
جس سے بھی ملا صاحب ادراک ہے بھائی

سنتے تھے ہر اک گھاؤ پہ رکھ دیتی ہے پھاہا
یہ باد بہاراں تو زہر ناک ہے بھائی

معصوم پرندہ بھی اس ہیبت سرائے میں
پر چھن نہ جائیں سوچ کے غمناک ہے بھائی

اس شہر خونچکاں میں جس سے واسطہ پڑا
دل زخم زخم ذہن بھی پیچاک ہے بھائی

ہم ڈھونڈتے ہیں اپنے ہی زخموں کا مداوا
دیکھا نہیں ہر شخص بدن چاک ہے بھائی

تھی دیر خبر پھیلتی مرنے کی مری آج
دیکھا کہ ہر اک آنکھ ہی نمناک ہے بھائی

شاید اسی سبب سے ہی رلتا ہے خاک میں
سچ ہے کہ یہ بیچارہ رِدِ خاک ہے بھائی

یہ کس کے دفینے کی بڑی دھوم ہے ایرجؔ
کھوندا تو زیاں سا نہ کچھ املاک ہے بھائی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تیری بستی میں کچھ نیا دیکھا
جو ملا اس کو خوش ادا دیکھا

ان کی آنکھوں میں چاند تارے گم
ان کے چہرے میں الاضحیٰ دیکھا

تو میری چیرہ داستانوں کی
خود کو صحرا میں خستہ پا دیکھا

کبھی گل دیدنی و گل افشاں
کبھی خنجر لئے کھڑا دیکھا

کو بہ کو سو بہ سو سمندر موج
با خدا جا بہ جا خدا دیکھا

کوئی بھی قتل ہو گیا ہو کہیں
میں نے خود اپنا خوں بہا دیکھا

شہر اس کا ہے آئینوں سے بنا
ایک پتھر بھی آشنا دیکھا

وصل کی شب عروس کا جوڑا
لاش کے پاس ہی پڑا دیکھا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

طوطے میں سامری کے ابھی اپنی جاں نہ رکھ
خود آپ اپنے ہونے کا کوئی نشاں نہ رکھ

یوں ہو کہ یوں نہ ہو مگر یوں ہو کہ یوں نہ ہو
وہم و گماں کے پیچھے بھی وہم و گماں نہ رکھ

کل تیرا نام ہو نہ رقم بزدلوں کے ساتھ
ارجن سے یدھ کے پہلے ہی اپنی کماں نہ رکھ

جتنی مٹھاس بانٹنی ہے بانٹ ہوش سے
یہ نیم کا ہے پیڑ یہاں آشیاں نہ رکھ

اب ایسا کر کہ ایک سا ہر سو دکھائی دے
سر پر کسی کے چھت کسی کے آسماں نہ رکھ

جس کا نہ سر ہی پیر نہ لیلیٰ ہی نہ مجنوں
دنیا کے سامنے اچنبھی داستاں نہ رکھ

یہ کیسا شہر ہے یہاں ہر سمت ہیں لاشیں
اپنوں کا دکھ بہت ہے غم رفتگاں نہ رکھ

لٹ پٹ کے تیری پوٹلی میں کیا بچا ایرج
ان خیمہ بستیوں میں حصول زیاں نہ رکھ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اس وادئ پرخار میں تھوڑا سا چل کے دیکھ
پھر آبلہ پا دو قدم آگے نکل کے دیکھ

کیا پوچھتا ہے ہر گھڑی روداد سوز عشق
اس ٹھنڈی میٹھی آنچ میں اب تو بھی جل کے دیکھ

ہے کیا نصیب میں نہیں تیرے شکست و ریخت
پسپائی کی گپھاؤں میں پھر سے سنبھل کے دیکھ

مت سوچ آنے والی ہے کیا کیا صعوبتیں
ماضی کے آئینے میں ہی آثار کل کے دیکھ

پھولوں کی سیج پر ہی گزاری ہے زندگی
اب جانگداز لمحے کچھ بھائی اجل کے دیکھ

رکھا ہے کیوں کدورتوں کو دل میں چار سو
ہر کوئی تیرا ہے ذرا خود کو بدل کے دیکھ

بس ایک ہی نکتے پہ نظر آئے گا جہاں
میری طرح کسی کے اشاروں میں ڈھل کے دیکھ

مت دیکھ فلسفے سے نشیب و فراز زیست
ڈھلوان سیدھی سادی ہے ایرج پھسل کے دیکھ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

دعا بھی دیکھی ہے دستِ دعا بھی دیکھا ہے
کہ اپنے آپ میں ہم نے خدا بھی دیکھا ہے

ہے سنگ خار میں آخر تمہیں یہ کس کی تلاش
ہمیں بتاؤ کبھی آئینہ بھی دیکھا ہے

قریب آتے مراسم کی کارسازی میں
پرائے کپڑوں میں دل آشنا بھی دیکھا ہے

گلا حباب و گرداب سے میں کیوں کرتا
مجھے ڈبوتے ہوئے ناخدا بھی دیکھا ہے

نہ پوچھ مجھ سے کہ کیسے صراط سے گذرا
سزا بھی کاٹ لی روز جزا بھی دیکھا ہے

وہ وقت آتا ہے کٹتی ہیں آپ زنجیریں
شکستہ پائی میں رقصِ حنا بھی دیکھا ہے

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

گھٹن جدائی ہوگی مگر جدائی نہیں
ابھی دلوں میں ذرا سی بھی بے وفائی نہیں

میں پا شکستہ ہی چلتا ہوں خارزاروں میں
کہاں ہیں خار مغیلاں کوئی رسائی نہیں

ڈبو ہی دیتا سفینہ بھنور کے بیچوں بیچ
ہیں نا خدا تو بہت سارے نا خدائی نہیں

اسی بہانے مرا نام ہر زباں پر ہے
وفا کا چرچا بہت ہونا جگ ہنسائی نہیں

تم اپنا مجھ کو چنو میرے ساتھ ہی جی لو
ہر ایک شخص سے ملنا تو ہمنوائی نہیں

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

عشق میں جب تونگری پائی
تو وراثت گدا گری پائی

اس کو خوش دیکھ کر ہی پوچھا تھا
کیا کہیں قاف کی پری پائی

کل تھا خرقہ بدوش لیکن آج
تختِ دل کی سکندری پائی

سب کے پاؤں سے ہم لپٹتے رہے
حیف فطرت! کہ عسکری پائی

جس کو دیکھا لگا وہ پژ مردہ
پر طبیعت ہری ہری پائی

لیکے کشکول ہاتھ میں ہر جا
عشق مانگا ستمگری پائی

ہو گیا پرچۂ وفا میں فیل
اور نتیجے میں شاعری پائی

سر جھکایا خشوع بھی تھا ایرجؔ
خلق میں تم نے برتری پائی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہر قدرِ اشتراک کا قاتل ہوں آج بھی
یہ حادثہ ہے اپنا مقابل ہوں آج بھی

ہر مدعی کو زخم لگانے کے باوجود
دیکھوں جو اپنے آپ کو بسمل ہوں آج بھی

ہاں انجمن خویش میں رہ کر بھی پیش پیش
میں مہر بے نشان تغافل ہوں آج بھی

پل بھر کا فاصلہ ہے حیات و ممات میں
دیوار بن کے بیچ میں حائل ہوں آج بھی

اک عمر گذاری ہے درندوں کے شہر میں
انساں نہیں انساں کے مماثل ہوں آج بھی

جس سے جہاں بھی مل سکوں، رکھتا ہوں ارتباط
مانا کسی کی تیغ نہیں کل ہوں آج بھی

ایرجؔ کو مجھ سے بچھڑے زمانے گذر گئے
تجدید عہد پر مگر مائل ہوں آج بھی

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

میں نے جب چشمِ نرگسی دیکھی
ساری دنیا یہیں چھپی دیکھی

باوجود اس کے میں اسی کا ہوا
جس کی ہر بات میں کمی دیکھی

یہ بھی اعجاز عشق ہے شاید
ہر مہرباں میں برہمی دیکھی

ہر پرندے کی شام سے پہلے
اپنے جھنڈ میں ہی واپسی دیکھی

☆☆☆

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

قطعات

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

صدق و صفا کے مہر و وفا کے پیکر آپ ﷺ
مظہر رب کا منظر کیا پس منظر آپ ﷺ
سورج چاند ثریا تارے کاہکشاں
آپ ﷺ میں سب گم ہر اک شے کا محور آپ ﷺ

حظ موت کا، جینے کا لئے عزم چلے آئے
سوچا ہی نہیں رزم کہ ہے بزم چلے آئے
خود کاٹ کے سر اپنا ہی کاندھوں پہ اٹھائے
ہر دور میں ہم لے کے نئی رسم چلے آئے

بے ربط و تسلسل کا سفر میرا ہے
بکھراؤ اِدھر اور اُدھر میرا ہے
ہر سمت عیاں میرے ہے سر کا جادو
ہر دوش مرا کانچ کا گھر میرا ہے

اخلاق سے اقدار سے وابستہ میں ہوں
ہاں حال میں بھی عہد گذشتہ میں ہوں
پھر مصر کا بازار ہے پھر دام لگا
یوسف نہ سہی یوسف گم گشتہ میں ہوں

جینے کی کوئی مجھ کو نشانی دے دے
ساکن ہوں، نیا رخ دے روانی دے دے
ہے برگ و شجر کو اے دشتِ کرم
رم جھم سے برستا ہوا پانی دے دے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

گر میری پرکھ چاہیئے کردار سے پرکھ
حرکات سے سکنات سے گفتار سے پرکھ
اب چھوڑو بہت طعنہ کے نشتر نہ چبھو دوں
نفرت بھی رہے ساتھ ذرا پیار سے پرکھ

ہم نے تو سدا صبر سے ہی کام لیا ہے
اپنا نہ ہی اپنوں کا کبھی نام لیا ہے
سچ بول کہ سقراط نہ بننا ہے گوارہ
زہراب کا پیالہ کہو کیوں تھام لیا ہے

اپنوں کے ستم اور ہیں دنیا کے ستم اور
محمل کے نہ ہوں پھر بھی ہیں صحرا کے ستم اور
اس دل کو مچلنے کی نہیں کوئی ضرورت
سہنے ہی پڑیں گے اسے لیلیٰ کے ستم اور

جس نے بھی دل پہ ہاتھ رکھا مات ہی کھائی
اس پہ یہ زعم ہے کہ ستم گر نہیں بھائی
راس آئی نہیں ہم کو جہاں بھر کی دعائیں
ہم کس کی سنیں کس کی بھلا دے دیں دہائی

خوش بخت خوش اطوار دکھائی نہیں دیتے
در پردہ خریدار دکھائی نہیں دیتے
دعویٰ تو بہت کرتے ہیں عشاق ہمیشہ
مرنے کے طلب گار دکھائی نہیں دیتے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اندیشۂ جہاں میں کوئی کس سے کیا کہے
نادیدہ ارمغاں میں کوئی کس سے کیا کہے
اب تک تو دیتے آئے ہیں تاویلِ فلسفہ
اس بار امتحاں میں کوئی کس سے کیا کہے

ذو طرفہ ارتباط روابط میں چاہیئے
حد درجہ احتیاط روابط میں چاہیئے
اس طرح بھی نہ بات بنے تو دعا کرو
یک گونہ انحطاط روابط میں چاہیئے

الجھے نہ تم سے زندگی کا مسئلہ کوئی
اور ساتھ ساتھ وقت نہ آئے برا کوئی
میری دعا ہے میرا خدا تم کو خوش رکھے
مجھ سے تمہارا ہے نہیں رشتہ بڑا کوئی

سخن آبگینہ چھلکنے نہ پائے
مری چشمِ بینا چھلکنے نہ پائے
خدایا تو مٹی کو دے ظرف اتنا
مرا دل دفینہ چھلکنے نہ پائے

ساری کہانی سن لی پھر اس نے یہ کہہ دیا
دل کائنات اپنی جلا اور پوچھ آ
اس تن بریدہ پاؤں پژیدہ نڈھال کو
کیوں دشتِ ناتمام میں تنہا تنہا دیا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

پہلے ذہن پہ جنگ لگے سب تالے کھول
پھر جو کچھ بھی بولنا ہوگا پیارے بول
خاموشی ہے چاندنی رکھ لے تو سونا
دل میں رکھ لے پرکھوں کی باتیں انمول

میرے دل کا دروازہ تک کھولنے والا کوئی نہیں
سب سننے والے بیٹھے ہیں بولنے والا کوئی نہیں
بچوں کی قلقاری اور نہ کوئی رونے کی آواز
میرے کانوں میں بھی اب رس گھولنے والا کوئی نہیں

جو کچھ بھی کیا اس نے زبانی سمجھو
آگے کی نہ پیچھے کی کہانی سمجھو
آئے گا جو کچھ آکے گذر جائے گا
تم وقت کی آہٹ کی روانی سمجھو

وعدہ کیا تھا اس نے کہ آؤں گا دوبارہ
یہ بھی کہا تھا پھر نہیں جاؤں گا دوبارہ
اس کشمکش میں وہ ہی نہ آیا نہ ہی لوٹا
اب اس کی قسم میں نہ اٹھاؤں گا دوبارہ

کس محبت سے تراشی ہے تمہاری مورت
ساری دنیا سے چھپائی ہے تمہاری مورت
مندروں میں بھی ملے گی نہ کسی کو ایرجؔ
دل شوالے میں بٹھا دی ہے تمہاری مورت

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اس شہر میں آئے گا وہ سیلاب کا ریلہ
بچ پائے گا کوئی نہ ہمارا نہ تمہارا
منڈلاتے رہیں گے فضا میں گدھ بھی ہزاروں
جب تک کہ آسمان سے اترے نہ اجالا

ہم آئے تھے دنیا میں زندہ رہنے
لیکن ریت یہاں کی دیکھ کے گھبرائے
جیبیں کاٹنے والے خود بھی کٹتے ہیں
گھپلا کرنے والے کرتے ہیں گھپلے

ناگ کو باہر لانا ہے تو بین بجا
بل کے اندر اس پر زور نہیں چلتا
زندہ رہنا ہے تو یہ بھی کر کے دیکھ
زہر اگلوانا ہے تو اشلوک سنا

حوادث تذبذب الم شادمانی
بس اتنی سی ہے زندگی کی کہانی
یہ قسمت میں ہے جس کو جو کچھ ملے گا
تدبر نہ تدبیر کی کامرانی

کہیں ایسا تو نہیں خواب میں آیا میرے
جانتے بوجھتے جذبوں کو جگایا میرے
اور پھر وقت شکنجے میں مقید کر کے
کھیل ہی کھیل میں وہ دل میں سمایا میرے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اپنی آنکھوں میں رت شبنمی چھوڑ دی
اور پھر ایک دن دل لگی چھوڑ دی
آگ سلگا کے سانپوں کے چاروں طرف
اس نے آخر میں دل کینچلی چھوڑ دی

چلو اس طرح سے ملاقات کر لیں
نہ دن ڈوب جائے نہ ہی رات کر لیں
نکل کر خیالوں کی پرچھائیوں سے
یہیں باتوں باتوں میں وہ بات کر لیں

نشانہ شکاری کے بس میں نہیں ہے
پرندہ بھی کوئی قفس میں نہیں ہے
کہو جاکے یہ شہر یار چناں سے
کہ دیوانہ بھی پیش و پس میں نہیں ہے

ضمیمے کی ہو یا اخبار کی ہو
وہ میرے گھر کی ہو دیوار کی ہو
سبب بنتی ہے وہ شہہ سرخیوں کی
جو میری سادگی یا پیار کی ہو

ان کے کہنے پر تو ہم سر بھی منڈا کر آگئے
ہم کہ سادہ لوح تھے گھر کو سجا کر آ گئے
لوگ پیچھے پڑ گئے تھے ہاتھ میں پتھر لئے
اولے گرنے کی خبر تھی ڈھیلے کھا کر آ گئے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

وسعت اعتبار سے پہلے
پیار مانگا تھا پیار سے پہلے
کس کڑے امتحان سے گذرا
انتظار انتظار سے پہلے

میں نہ کہتا تھا اک نگینہ ہے
تم سمجھتے تھے آبگینہ ہے
میری آنکھوں کی وسعتوں کی قسم
پار اترے گا دل سفینہ ہے

وہ اندھیروں میں خوش آثار دکھائی دے گا
چاند کی طرح طرحدار دکھائی دے گا
دیکھنا ہو تو رکھو سامنے مثبت پہلو
سوچ کو پھول بھی آزار دکھائی دے گا

سینہ چاکانِ وطن سوئے وطن چلتے ہیں
لو بلاتے ہیں ہمیں سرو و سمن چلتے ہیں
شہر کے در ہیں مکفل ہمیں الجھن کیسی
باہیں پھیلائے ہیں سب دار و رسن چلتے ہیں

بے تکی بات کرے ہے کوئی
اور خمیازہ بھرے ہے کوئی
نکتہ سنجی نہ سلیقہ ہم میں
کس لئے ہم سے ڈرے ہے کوئی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اگلے پل ہونا ہے کیا کس کو پتہ ہوتا ہے
سہنے والا ہی یہ سمجھے ستم کیا ہوتا ہے
جس کو کرنا ہو وہ کر لیتا ہے فطرت سے مگر
ہر کسی شخص کا انداز جدا ہوتا ہے

زندگی کے عجب مسائل ہیں
ذکر افکار کیا کروگے تم
کچھ موافق ہیں کچھ مقابل ہیں
مجھ کو بیزار کیا کروگے تم

حال بس یہ ہے میری بستی کا
وقت فرصت وہ لوٹ آئے تو
جس کو دیکھا وہ نیم مہماں ہیں
مجھ سے پھر پیار لوٹ آئے تو

جی حضوری میں ساتھ تھے میرے
تیری نسبت سے مجھ کو جانیں لوگ
جو مرے ساتھ ہیں وہ بزدل ہیں
ایسا ایثار مجھ کو جانیں لوگ

کیوں نبھائیں گے دشمنی مجھ سے
دل اجاڑا اجاڑ کر اب کے
گر چہ سب لوگ میرے قاتل ہیں
میرا گھر بار اجاڑ کر اب کے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ان معموں کو کھولنے کے لئے
ذکر معنی کہ فکرِ خود بینی
جو بھی حل سامنے ہیں مشکل ہیں
سب سے انکار فکرِ خود بینی

کس کو لاؤں میں ساحل جاں پر
ناؤ ساحل سے دور ہے لیکن
جن کو دیکھا وہ آفت جن ہیں
لگ گئی پار دور ہے لیکن

دیکھا دیکھی میں لوگو! دیوانے بنے
ہم فرزانے تھے دیکھو دیوانے بنے
جانے کیا تھا ہم پر تھا کیا خبط سوار
سوچ نہ پائے تھے سوچو دیوانے بنے

پرکھوں کا بس ایک ہی کاروبار رہا
اُس پیڑھی سے میں غم کا شہکار رہا
کوئی مداوا کوئی تسلی دے نہ سکا
برسوں میرا غم ہی مرا غمخوار رہا

لینے میرا دل آ جاتا تو کیا ہوتا
میرے مقابل آ جاتا تو کیا ہوتا
بستی بستی شاید بات یہی ہوتی
میرا قاتل آ جاتا تو کیا ہوتا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

پھول باتیں اس کی وہ شیریں سخن
قد سرو چاندی بدن غنچہ دہن
پاؤں میں گھنگرو تھے باندھے پیار کے
ناچتی تھی وہ چھنن چھن چھن چھنن

دیپ جل اٹھے اس نے چھیڑا دیپک راگ
دل دیتا میں بھڑکی اناً فاناً آگ
جس کو ڈھونڈا برسوں دور دشاؤں میں
دیکھ سامنے بیٹھی ہے دیوانے جاگ

چاروں اور سے آتی ہے آوازِ حق
ذہنوں پر چھا جاتی ہے آوازِ حق
کان سیو تم چاہے آنکھیں بند کرو
روحوں کو بھرماتی ہے آوازِ حق

نہ گھر آیا نہ گھر کی یاد آئی
کہ برسوں میں نے کی صحرا نوردی
کہوں تو کیا کہوں کس سے کہوں میں
مری دریا دلی ادراک طلبی

چٹھی تیرے نام کی میں نے لکھی تھی
پھر وہ نامہ بر کے ہاتھوں بھیجی تھی
تجھکو خط نہ ملا ہے تیرا شکوہ حق
شاید میرے کبوتر نے گڑبڑ کی تھی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

شہر گمنام کا میں باشندہ
کر رہا ہوں زیاں ہی کا دھندا
اِس کا مقروض اُس کا بھی مقروض
یعنی بے عزتی سے ہوں زندہ

ایک الھڑ کا آنچل ہاتھ میں آ جائے
جو تم صحراؤں میں سایہ کر پائے
جس کا دل جسکی صورت ہو ان دیکھی
کاش کسی دن ایسا شناسا ٹکرائے

میرا نام لیا اس نے دل تھام لیا
اور خدا جانے کیوں میرا نام لیا
وہ تو ہمیشہ انجانا تھا میرے لئے
کیسی کیسی مصلحتوں سے کام لیا

مرا ہر گھاؤ بھر جانے سے پہلے
کسی دل میں اتر جانے سے پہلے
وہ سب پر کھولتا ہے مثل ابجد
مری قسمت سنور جانے سے پہلے

دعا گو ہوں میں سیلابوں کے ڈر سے
کسی برسات میں پانی نہ برسے
زمیں پر آئے چاہے خشک سالی
کوئی محروم ہو جائے نہ گھر سے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

خوشی دینے والے خوشی بیچتے ہیں
وہ اپنے پرایوں کو بھی بیچتے ہیں
سخاوت شرافت کی قیمت ہی کیا ہے
جہاں بس چلے زندگی بیچتے ہیں

جیسے جھرمٹ میں چاند اور تارے رہے
فیصلے کاغذوں میں ہی سارے رہے
دفعتاً اس طرح سرخوشی چھا گئی
ہم ہمارے نہ تم ہی تمہارے رہے

چنتا جن کو ہوتی ہے تو ہونے دو
رونے کی گر ٹھان رکھی ہے رونے دو
دکھ دائک اور زخم لگانے والوں کو
جیبوں بھر کے پاپ ذرا سا دھونے دو

میں جب بھی اس سے ملا اشک بار دیکھا ہے
نہ جانے کس کے لئے بے قرار دیکھا ہے
وہ مجھ سے بات تو کرتا گلے نہ ملنا تھا
ہمیشہ آنکھوں میں بس انتظار دیکھا ہے

کسی چاندنی رات میں آیئے گا
نہ شرمایئے گا نہ تڑپایئے گا
ضروری ہے میں تم سے خود بات کر لوں
مرے زخم کا منہ نہ کھلوایئے گا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اُس کو اِس کا غم نہ تھا کیا کیا ہوا
کون بے گھر کون بے چہرا ہوا
فکر اس کو تھی تو اپنے آپ کی
آخرش دیکھا تو خود تنہا ہوا

روشنی دیکھی تو روشن ہو گئے
یعنی ہر اک شے کے درشن ہو گئے
ایک ان سے ایک خود سے رابطے
مل گئے ہستی کے بندھن ہو گئے

بے ضرر ، بیکار ہوں بیمار ہوں
میں تو اپنی زیست سے بیزار ہوں
امتحانوں میں خدایا ڈال کر
خود ہی دیکھا صاحب کردار ہوں

تیری تحریر بصد شوق رٹا کرتے ہیں
اور اخباروں میں تعریف کیا کرتے ہیں
جب سے یہ بات کھلی تو کوئی خاتون نہیں
چاہنے والے بھی لاحول پڑھا کرتے ہیں

کوئی ملنے ہی نہ آیا آج تک
خود سے بھی خود کو چھپایا آج تک
بات سُن ظاہر نہ ہو جانا کبھی
یہ سبق اس نے پڑھایا آج تک

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

پہلے سازش کی اچانک مجھکو کو رسوا کر دیا
اس طرح میرا ہنر کچھ اور سستا کر دیا
کل زلیخا مجھ پہ مٹنے کے لئے آنے کو تھی
آج ہی ایرجؔ نے لیکن میرا سودا کر دیا

فاصلہ جسم و جاں میں ہوتا ہے
حادثہ درمیاں میں ہوتا ہے
میں نے اک روز ناپ کر دیکھا
سارا فتنہ گماں میں ہوتا ہے

جھوٹے رشتے کبھی زنجیر نہ کرنا لوگو
وجہِ آزار ہوں توقیر نہ کرنا لوگو
وصل آزار ہوں یا ہجر کی گھڑیاں ہی ہوں
دل عبادت کی بھی تفسیر نہ کرنا لوگو

اُس کو جینے کا کسی طرح سلیقہ دینا
ساتھ دینا ہے تو ساتھی کا ہی رتبہ دینا
بات بنتی نہیں تو بات بنانے کے لئے
میرے مر جانے کا پھر اس کو حوالہ دینا

پھر کسی امتحاں میں ڈال مجھے
یوں بنا زیست کا سوال مجھے
جس کا حل ڈھونڈنے میں یگ بیتیں
تب کسی غار سے نکال مجھے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

داستاں گو سے داستاں سن لی
یاد آتا نہیں کہاں سن لی
ایک کردار اس میں تھا ایرجؔ
آج یہ بات بھی یہاں سن لی

دوستی ہے نہ دشمنی کوئی
یوں بھی جیتا ہے زندگی کوئی
معتبر ہو کے روز محشر کا
کر رہا ہے ثواب بھی کوئی

دل سے شامل ہیں انقلاب میں سب
مجھ کو لگتا ہے، ہیں عذاب میں سب
کہیں ہڑتال ہے کہیں کرفیو
جی رہے ہیں سہانے خواب میں سب

اس سے پہلے کہ سدّ باب کریں
خود کو محروم حِظِ خواب کریں
کیا یہ بہتر نہیں ہے ہم نفسو
اپنے عملوں کا احتساب کریں

میرا پیکر میرا سایہ دونوں کیسے دیکھوگے
ڈوبتا منظر میرا سایہ دونوں کیسے دیکھو گے
دونوں مدغم ہو جاتے ہیں اک دوجے کی چاہت میں
رات سمندر میرا سایہ دونوں کیسے دیکھو گے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بدن لکیر پہ وہ زاویے بناتا ہے
مجھے گماں ہے مرا مول یوں بڑھاتا ہے
یہ کیا ہوا کہ میں خود سے بھی ہو گیا بیزار
چھپا چھپا کے مجھے آئینہ دکھاتا ہے

سراب آب سمندر بنا دیا مجھ کو
سلگتے دشت میں دشت آشنا کیا مجھ کو
مرے حواس مری سوچ چھینتا لیکن
دعا کے بعد وہ دیتا نہ بد دعا مجھ کو

رشک بو باس ہو گیا ہے مجھے
خود پہ وشواس ہو گیا ہے مجھے
میں بھی اس راہ کا مسافر ہوں
اس کا احساس ہو گیا ہے مجھے

عشق پرندہ آیا آکر لوٹ گیا
دل دہلیز کو ڈھا کے آخر لوٹ گیا
میں نے منّت مانگی تھی وہ لوٹ آئے
لوٹ آیا تھا مجھ کو رلا کر لوٹ گیا

میں سنگریزے بیچنے آیا آئینوں کی بستی میں
کوئی بھی گاہک نہ پٹایا آئینوں کی بستی میں
روشنیوں نے ایسے جکڑا جیسے جالے میں مکھی
خود کو بھی پہچان نہ پایا آئینوں کی بستی میں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

خوب رو ، زیرک مگر جادو بیان
مختصر بانکا سجیلا نوجوان
کل اٹھا کر لے گئے ان دیکھے ہاتھ
آج لوٹایا اپاہج ،نیم جان

چاہو جب دن کو رات کرتے ہو
یعنی وشواس گھات کرتے ہو
جس سے وعدہٗ کیا نبھانے تک
دوغلی مجھ سے بات کرتے ہو

پنچھیوں میں آپسی تکرار دیکھ
یہ نرالی صبح خوش آثار دیکھ
ہم ہی دیتے ہیں اذانیں امن کی
کھٹتے ہیں ہم ہی سرِ بازار دیکھ

عشق صحرا میں تپ رہا کوئی
دل کنارے بھی آ لگا کوئی
آج بھی جاکے دیکھ گوکل میں
کرشن کی لَے پہ جھوم اٹھا کوئی

معتبر نا معتبر تھا کون تھا
کیا مرا ہی ہم سفر تھا کون تھا
کھو گیا دھندلی فضاؤں میں کہیں
زاغ تھا یا نامہ بر تھا کون تھا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جھپکتی آنکھ کے آثار شب بھر دیکھتا ہوں میں
چمکنے کا کبھی بجھنے کا منظر دیکھتا ہوں میں
جو بن کے آ گیا تھا شہر میں خوابوں کا سوداگر
اسے تتلی کا جگنو کا گداگر دیکھتا ہوں میں

دئے ہیں دکھ تو مجھے سکھ بھی دے گا ہی
کبھی کہیں مرا اس کا ملنا ہوگا ہی
مرا خدا ہے، مجھے اپنی قدرت سے
اِدھر ڈبوئے ،اُدھر سے ابھار لے گا ہی

تم کو ہے زعم تم نے بڑا کام کر دیا
اندرونِ خانہ ہی مجھے بدنام کر دیا
مجھ کو ہے تم سے ایک شکایت تو ہے بجا
تم نے یہ کام کیوں نہ سرِ عام کر دیا

اپنے بس میں کر پایا رت جگا نہ دیواریں
گر چہ ان میں حائل تھیں بد دعا نہ دیواریں
میرا دل محل ایرجؔ سوختہ نہ تھا لیکن
زلزلہ ہی ایسا تھا دل بچا نہ دیواریں

زندگانی ہے آنی جانی حضور
دو ہی مصرعوں کی ہے کہانی حضور
میرے در پہ مرا عدو ہی نہیں
آپ کی بھی ہے مہربانی حضور

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

قتل ہو تو قتیل ہوتا ہے
خون لے کر ذلیل ہوتا ہے
جو بھی جان اپنی عشق میں دے دے
زیست کا سنگ میل ہوتا ہے

قرض لینے سے تھا انکار تو دیتا کیسے؟
سود کی شرح پہ ہو جینا گوارا کیسے
حادثے لمحوں کے ہو جاتے ہیں پنہاں خود میں
وہ حقیقت تھا بھلا خود کو چھپاتا کیسے

اُس طرف کو آیا تھا اِس طرف کو جانا ہے
کیا خبر زمانے میں کب سے آنا جانا ہے
کھو گیا ہے کیوں ایرجؔ ہاتھ کی لکیروں میں
وہ ہمیشہ کہتا تھا زیست کو ہرانا ہے

دشمنوں کی دوستو کی اب نہ ہم باتیں کریں
اس سے اچھا ہے کہ کم کچھ اور کم باتیں کریں
یا سمندر ڈال کر کوزے میں یک گونہ پئیں
یا تو پھر ہم توڑ ہی دیں جام وجم باتیں کریں

مصلحت گو ہیں کیوں برا کہتے
سچ کو سچ جھوٹ برملا کہتے
جو بھی انگلی اٹھی سو ہم پہ اٹھی
ہم سے دیوانے کسی کس کو کیا کہتے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تیر چھوٹا تو کہاں لوٹ کے آیا بھائی
زخم اپنوں سے بچھڑنے کا چھپایا بھائی
غم نہیں اپنے پرائے بھی مجھے لوٹ گئے
موت نے اپنی بہت مجھ کو رلایا بھائی

اپنے کاندھوں پہ اٹھایا تھا جنازہ اپنا
میری آنکھوں میں اتر آیا نظارہ اپنا
چل پڑا میں بھی صلیب اپنی لئے قبرستاں
دائیں بائیں نظر آیا ازل نامہ اپنا

آج کی اگر سوچوں کل سے چھوٹ جاؤں گا
زندگی مگر اپنی کس ڈگر بتاؤں گا
میرا دل خزینہ بھی ہے چھپا ہوا کل میں
آج کے اندھیروں میں کیسے ڈھونڈ پاؤں گا

چہرے پر مستی جوبن کی الجھے الجھے بال ترے
جذب کرے آئینہ کب تک آخر خدو خال ترے
ایک ذرا اپنے جذبوں کا درشٹی کون بدل کے دیکھ
سب کے سب بے حال پڑے ہیں سب کے سب پامال ترے

وہ اپنی آنکھوں کا جب زاویہ بدلتا ہے
میں کس شمار میں ہوں میرا دل مچلتا ہے
ہرن بھی بھول گیا اپنی چوکڑی بھرنا
مگر خوشی میں مرے ساتھ ہی اچھلتا ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تو کہ کشکول آشنا ہی نہیں
اور لب پر کوئی دعا ہی نہیں
گھر سے نکلا ہے مانگنے کے لئے
مانگنے کی مگر ادا ہی نہیں

کبھی بھی بات نہ کرنا سلام سے پہلے
یہی ہے حسنِ ادب احترام سے پہلے
سکھاتے رہتے تھے آدابِ خوش کلامی بھی
میری اماں مرے ابّو کلام سے پہلے

یہ کیسی فصل اُگ آئی ہے گل زمینوں میں
عجیب خوف ہے دہشت ہے سب مکینوں میں
بسوئے کعبہ ہوئے سب کے سب ہی سر بہ سجود
مگر بتوں کو چھپایا ہے آستینوں میں

منصور ہی کی طرح سرِ دار ہم بھی ہیں
القصہ مختصر کہ گنہگار ہم بھی ہیں
چند اشک عاجزی سے بہے معاف کر دیا
آخر تری تخلیق کے شہکار ہم بھی ہیں

کسی کے ہاتھ میں رہتا نہیں ہے آج نہ کل
اسی کے نام زمانہ کرے ہے سب سے چھل
تمہارے سپنوں کے تھے ہم بھی راجکمار کبھی
ہمارے پاس ہے اب تاج ہی نہ راج محل

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تیری ہر بات پہ گرنا نہ سنبھلنا چھوڑا
مجھ کو جو راہ ملی اُس پہ بھی چلنا چھوڑا
میرا بچپن بھی جہاں تیری جوانی میں پلا
میں نے اس گاؤں کی گلیوں سے نکلنا چھوڑا

بڑھاؤ اپنے قدم اوک سے پی لو
کرو تو سر کو خم اوک سے پی لو
کرو نہ جام و سبو کی ابھی باتیں
طلب ذرا سی ہو کم اوک سے پی لو

زندگی تیرے نام کر دی ہے
ایک پل میں تمام کر دی ہے
اب تذبذب نہ مجھ کو غم کوئی
ملکیت جو تھی عام کر دی ہے

ایسا لگتا ہے جیسے ہو آنے کی آہٹ بھی تیری
دیکھ مرے بستر پہ رکھی ہے یادوں کی سلوٹ بھی تری
تو خوابوں میں آتی ہے میں قائل ہوں منکر بھی ہوں
گیانی لوگ مگر کہتے ہیں چت بھی تیری پٹ بھی تری

بضد تھا میں بھی کہ خود سے ہی گھات کر جاؤں
جو برسوں یاد رہے ایسی بات کر جاؤں
تمہارے ہجر میں جاں دوں وصال میں نہ جیوں
ہر اونچ نیچ کی عادی حیات کر جاؤں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

خون پینے کی بات کب کی ہے
ہم نے جینے کی بات کب کی ہے
زندگی سے اُدھار لے کر بھی
زخم سینے کی بات کب کی ہے

کون سوال ہے کون سوالی میں مٹّی کا مادھو ٹھہرا
ہر جذبے ہر لمس سے خالی میں مٹّی کا مادھو ٹھہرا
ساگر چپ دریا شوریدہ میں کیا سوچوں میں کیا سمجھوں
ان میں کس کا ظرف ہے عالی میں مٹّی کا مادھو ٹھہرا

ازل میں گم ہیں کہ بارِ جہاں خدا جانے
کہاں یہ ہم کو کھڑا کر دیا دعا جانے
شرر ہو، برقِ سماوی کہ آندھیاں سب کو
ہمارے گھر کا پتہ کس نے دے دیا جانے

ایک آپ ایک آپ کا کردار بےمثال
اس پر سہاگہ سونے کا گفتار بےمثال
شاید ہماری بات اس کارن نہ بن سکی
میں خود مثال ہوں نہ مرا پیار بے مثال

کچھ نہ کچھ مل جائے گا ہر سو کٹا
سر کٹا، بازو کٹا، ابرو کٹا
پھڑپھڑتا دیکھتا ہوں خود کو میں
جیسے دھرتی پر کوئی آہو کٹا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

دیکھا تھا جب تم کو بھائے خوشبو پھول
اس کے بعد نہ ہم تک آئے خوشبو پھول
میری کم ظرفی تھی یا میری قسمت
میرے دامن میں نہ سمائے خوشبو پھول

حق ہے حق ہے حق نے کہا حق لاالہٰ الااللہ
روز ازل تا روز جزا حق لاالہٰ الااللہ
اس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب برتر ہیں اور افضل بھی
قرآں میں ہر جا ہے لکھا حق لاالہٰ الااللہ

فردوس کی کنجی ہے محبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دنیا میں سرخروئی ہے چاہت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
گر چاہتے ہیں ہم رہیں اللہ کے قریب
کرتے رہیں دن رات اطاعت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

جس کا لاشہ آیا قبرستان میں
بے کفن دفنایا قبرستان میں
میں کئی برسوں کیا ان کو شمار
جو جنازہ ڈھایا قبرستان میں

بُلا کر تعجب ہے دھتکارتے ہو
بھگانے سے پہلے بھی پچکارتے ہو
نہ نا ہے نہ ہاں ہے یہ کیسی ادا ہے
نہ پھن کاڑھتے ہو نہ ڈنک مارتے ہو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

متاع علم و سخن سادگی گُل افشانی
ہو زندگی کا چلن سادگی گُل افشانی
کہیں سے لاؤ کوئی خوش خیال و خوش گفتار
مشن ہو جس کا مشن سادگی گُل افشانی

نوچ لی اس نے رگِ جاں میری
یوں ہوئی موت بھی مہماں میری
آنے جانے کا مداوا ڈھونڈا
ہو گئی زیست پریشاں میری

محلّے میں مرے شنوائیاں ہیں
یہ خوش نامی ہے یا رسوائیاں ہیں
جسے پوچھو مجھے کہتا ہے اپنا
مرا حاصل مری تنہائیاں ہیں

میرے ڈاک کبوتر نے جب پر کھولے
لوگوں نے بھی یادوں کے دفتر کھولے
میں کر پاتا نہیں اشکوں کی بھرپائی
کچھ نے گھاؤ تو کچھ نے اپنے شر کھولے

کسی کا عشق درشاتا نہیں ہے
مرا غم مجھ کو یاد آتا نہیں ہے
بھلانے میں جسے لگ جائیں برسوں
چلن ایسا مجھے بھاتا نہیں ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

دل دنیا کو جیتا میں مخمور ہوا
بیٹھے بیٹھے خوابوں سے بھی دور ہوا
اتنے پر ہی بس نہ کیا کچھ باقی تھا
اور مرا سینہ زخموں سے چور ہوا

تیرے حق میں لن ترانی اور میں
وہ بھی میری ہی زبانی اور میں
سامنے تصویر بھی تیری نہ تھی
مختصر یہ قصہ خوانی اور میں

میرے بس میں کیا نہیں بھائی میرے بس میں کچھ بھی نہیں
الٹی سیدھی بات بتائی میرے بس میں کچھ بھی نہیں
جو کچھ بھی کرنا ہوتا ہے اوپر والا کرواتا ہے
لینا دینا اس کی خدائی میرے بس میں کچھ بھی نہیں

میں جھوٹے سے بھی بہلاتا نہیں ہوں
کسی کے دل کو بھرماتا نہیں ہوں
اگر پوچھا کبھی یہ بے رخی کیوں
تو بولا عشق فرماتا نہیں ہوں

میں جدا ہوں تم سے بہتر جانتا
مطلبی دنیا میں کیوں کر جانتا
سب ہی ہوتے میری خواہش کے غلام
کاش میں بھی اپنا منتر جانتا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

میں نے پوچھا تھا زندگی کیا ہے
آپ بولے تھے بات ہی کیا ہے
عشق زنبیل میں ہیں دونوں قید
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

وہ اگر میری طرح دل سے مراسم رکھتا
رابطہ ، درد مرے ساتھ نہ پیہم رکھتا
پھر بھی نیّت میں ذرا کھوٹ بھی ہوتا شامل
اپنے ہاتھوں سے ہی ہر زخم پہ مرہم رکھتا

سر پہ میرے نہ سجا تاج یہ شاہی ہوتا
کیوں مرے ہاتھوں میں کشکولِ گدائی ہوتا
میں نے یہ ظلم کی لنکا ہی مٹائی ہوتی
لکشمن کا نہیں راون کا ہی بھائی ہوتا

کیوں فضا پھر ارغوانی ہو گئی
کیا کوئی جوگن دوانی ہو گئی
کھول کے دیکھے ہیں مندر کے دوار
تب معتر رات رانی ہو گئی

اُن کے آگے ہی ہنر رکھ دیں گے
ہاتھ میں کاٹ کے سر رکھ دیں گے
وہ جو چاہیں وہ کبھی مانگ تو لیں
سامنے جان و جگر رکھ دیں گے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تھی گھٹا خوں بار ، اک لمحے میں ہی دھانی ہوئی
کھول کر رنگین پر اپنے دھنک فانی ہوئی
میں نے دل درپن میں جھانکا تھا کئی برسوں کے بعد
ٹوٹ کر ہر چیز بکھری مجھ سے نادانی ہوئی

ہویدہ زیست میں صدیوں رہا ہوں
مگر کہتے ہیں میں خود میں چھپا ہوں
مری چاہت مرے بس میں نہیں ہے
میں اپنی چاہ میں بے بس ہوا ہوں

گوارہ تھا نہ تھا میں نے گوارہ کر کے دیکھا ہے
مری قسمت میں کیا ہے استخارہ کر کے دیکھا ہے
وہی جس کے بنا بے بہر ہے دریائے دل میرا
اس سے بھی وقت پڑنے پر کنارہ کر کے دیکھا ہے

کبھی سچ بولتے بھی چونکتا ہوں
یہ کس بھٹّی میں خود کو جھونکتا ہوں
جو اگنی پیٹ میں لگتی نہیں ہے
میں دل دنیا اسی میں پھونکتا ہوں

ایک مدت سے میں قفس میں نہیں
اس سے رشتہ رکھوں یہ بس میں نہیں
کیوں بدن پھول اس میں ہی لپٹوں
جب مہک کوئی گیلی خس میں نہیں

مظفر ایرج کا غیر مطبوعہ کلام

کہی انکہی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کبھی اپنا کبھی اپنوں کا شکوہ کر رہا ہوں میں
مراسم ٹوٹ جانے کا تماشہ کر رہا ہوں میں
ہوں بنجارہ بہت دن ہو گئے دہلی کی سڑکوں پر
کھلونے بیچ کر اپنا گزارا کر رہا ہوں میں

ان کی فرمائش پہ اپنا گھر جلا دیتا نہ میں
اور ہر قصہ کسی کو بھی سنا دیتا نہ میں
اس پہ طرہ یہ کہ نفرت کی چھڑک کر کیروسین
آگ بدلے کی ہر اک گھر کو لگا دیتا نہ میں

بے جرم و خطا مجھکو ہی آزار نہ دے
بے وقت تری مار کہیں مار نہ دے
پھر وقت کی زنبیل میں گم کر کے مجھے
دنیا کو مرے ہونے کے آثار نہ دے

تاریخ بدل جائے تو یاد آتی ہے
ہر گذری ہوئی بات بھی دہراتی ہے
انساں کو بدلنے کا سلیقہ دینے
آتی ہے تو پھر آ کے چلی جاتی ہے

چھپتا ہوں اگر خود سے عیاں ہوتا ہوں
لفظوں میں لکیروں میں بیاں ہوتا ہوں
ہے میرا جنوں پریم کتھا تک محدود
اور میرا ہنر سب پہ نہاں ہوتا ہوں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بھولے سے اگر کوئی ہمارا ہوتا
ہم نے تو اسے دل میں اتارا ہوتا
ہم کیوں سرِ بازار نکلتے بکنے
ویرانے سے ہی اس نے پکارا ہوتا

اس بار بھی پہلے کی طرح دیکھا تھا
اور لوٹ کے جانے سے بھی تو روکا تھا
وہ شہر میں رکتا تو بچھڑتا کیسے
یہ زیست معمہ ہے کہاں سوچا تھا

اب میری سنو اپنی تو کہہ دی تم نے
کیوں بات مری بیچ میں روکی تم نے
کیا مجھ میں سلیقہ نہیں سچ بولوں میں
بن بات سنے کیسی سزا دی تم نے

دل دینے کی دھن میں ہی گیا ہوش و خرد سے
الزام ہے جس پر کہ محبت نہیں کرتا
یہ بات الگ ہاتھ میں آتے ہی بنے پھول
پتھر بھی اسے ماروں شکایت نہیں کرتا

بانٹتی پھرتی ہے پھلجھڑیوں کی فصل
کون سی مخلوق کس کس کے لئے
ڈال کر پٹرول میرے جسم پر
ہاتھ پھیلایا تھا ماچس کے لئے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

دل دنیا کی بازی ماری سبحان اللہ
خاک اڑائی زیست سنواری سبحان اللہ
جاں پر داؤں لگا رکھا ہے میں نے ایرجؔ
اس کے بعد تمہاری باری سبحان اللہ

پاتال سے آفاق تک دیکھا تجھ کو
ہر بول میں ہر بات میں سوچا تجھ کو
ہے حق یہ، ترے ہونے سے ہو انکاری
'لا' سے ہی تو اے میرے خدا جانا تجھ کو

محبوب کے بس میں ہے سہارا دینا
مقدور نہیں ، جب بھی اشارہ دینا
کیا کیا نہیں ہاتھوں میں کہاں جان سکا
مانگوں گا اگر چاند تو تارہ دینا

یہ محافظ بھی یہی قاتل بھی ہیں
دندناتے پھرنے والے چار سو
اُس کو اٹھوایا اسے فارغ کیا
ہے یہی منظر ہمارے چار سو

مرے تکئے پہ وہ بیدادگر ہے
الٰہی کیسے ہوں زندہ ابھی تک
مری بیداد ہے یا داد ہے یہ
کہ آنکھیں بھی ہیں تابندہ ابھی تک

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

میں نے ہر جرم کرتے سوچا ہے
قتل کرنے سے یوں نہ ڈرتا میں
قبل اس کے کہ زد پہ آتا کوئی
خون اپنا ہی چھپ کے کرتا ہے

ان کے لہجے میں پیار کا غصہ
سرخروئی کہ جگ ہنسائی ہے
میں تذبذب میں ہوں نڈھال ابھی
ہر بلا میرے گھر ہی آئی ہے

دانت گاڑیں وہ چاہے چہرے پر
نقش دل آسماں میں رہتے ہیں
وصل کی چاہے ہجر کی باتیں
ہم بھی وہم و گماں میں رہتے ہیں

اپنی جنت نظیر وادی میں
الٹا پڑتا ہے ہر قدم یارو
کٹ گئے ہاتھ جن میں خامہ تھا
اب ہے بارود یا ہے بم یارو

غیر فطری تھی ماں کی موت مجھے
نیم بسمل بنا کے لوٹ لیا
اس پہ حیرت ہے وردی والے نے
مجھ کو قاتل بنا کے لوٹ لیا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یہ بزمِ شعر پہلی بار دیکھی
جہاں واہ واہ نہیں ہے تالیاں ہیں
مکرّر کہنے کو ہیں ڈیسک بجتے
یہاں کیا دف بجانے والیاں ہیں

یہ تیرا ہو میرا، کسی اور کا ہو
ذرا دیکھیں یہ کس کا گھر جل رہا ہے
صد افسوس نفرت کے شعلوں پہ ایرجؔ
کہ تہذیب پرور نگر جل رہا ہے

صاف گوئی شعار ہے اپنا
حادثہ ہے کہ روکتے ہیں لوگ
ان کی مانوں تو بات بنتی نہیں
اپنی کرتا ہوں ٹوکتے ہیں لوگ

خود خدا بھی، ملائک بھی افلاک سے
بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام
مومنو ہے یہی اپنی راہ نجات
ہم بھی بھیجیں انہیں صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام

ایسا ہو جائے مجھے تھامنے آ جائے کبھی
اس طرح سے ہی کبھی روپ دکھا پائے کبھی
کتنے برسوں سے اس امید پہ زندہ ہوں میں
روشنی میرے اندھیروں میں بھی چمکائے کبھی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

وہ اگر آیا تو مستانہ بنا جائے گا
اور نہ آیا تو بھی دیوانہ بنا جائے گا
کچھ تذبذب کا تو کچھ ہوش کا بھی عالم ہے
ایسی حالت میں وہ کیا کیا نہ بنا جائے گا

سوادِ زیست کچھ برہم ہوا ہے
کہ جینے کا عجب عالم ہوا ہے
مرے آگے ہی ہے نہ میرے پیچھے
مرا سایہ مجھ ہی میں ضم ہوا ہے

حادثہ ہے کوئی آزار نہیں ہے مجھ کو
زندگانی سے سروکار نہیں ہے مجھ کو
وہ بچھڑ جائے تو تکلیف نہ ہوگی ایرجؔ
کیوں کہ اس شخص سے ہی پیار نہیں ہے مجھ کو

جی کرتا ہے کھری کھری میں سناؤں اس کو
جو کچھ بھی دل میں ہے مرے بتاؤں اس کو
وہ آگ نفرت کی ہو نہ ہو کچھ بدن حرارت
یہی تو بہتر ہے سب کچھ بھولوں مناؤں اس کو

ہردے میں لئے اپنی محبت کی فقیری
منظور تھی اس آگ میں جلنے کی اسیری
سکھیوں کو لئے آتی تھی وہ پنیا بھرن کو
سننے کے لئے کرشن کنہیا کی نفیری

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

دیر ہو جائے تو تاخیر نہ ہونے دینا
اب کے اشکوں کو گرہ گیر نہ ہونے دینا
پار ہو جائیں گے ہم ڈوب کے بھی ابھریں گے
خونچکاں موجوں کو نخچیر نہ ہونے دینا

اُس کا تعویز کارگر نہ ہوا
ہاں! سبق کا بھی کچھ اثر نہ ہوا
حرف کو حرف سے ملا تو دیا
لفظ کوئی بھی معتبر نہ ہوا

ایسا ہو مری آنکھ بھی نم ہو مرے مولا
مجھ پر بھی عنایت ہو کرم ہو مرے مولا
دکھ درد مٹا کر کبھی خوشیوں کا نوشتہ
اس شہر کے ماتھے پہ رقم ہو مرے مولا

جب سے تم آئے رفیق جاں ہوئے
زندگی کے مرحلے آساں ہوئے
دفعتاً دل بستیوں کے قمقمے
تیرگی کے گھاؤ کا درماں ہوئے

اس زیاں کاری کی جیون بھر نہ بھرپائی ہوئی
جب کھلی آنکھیں تو جاں ہونٹوں پہ تھی آئی ہوئی
اس کا کیا کرتا مرا تھا کور عقلوں میں شمار
گمرہی میری رہی اعمال پر چھائی ہوئی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بہت کم ہیں جو اپنی بات اوروں کو بتاتے ہیں
اور اس سے کم ہیں وہ جو سچ کے بھی نشتر اٹھاتے ہیں
میں اپنا کیا کروں میں اُن میں رہتا ہوں نہ ہی اِن میں
الٰہی کس لئے میرا تماشہ سب بناتے ہیں

عشق کا سودا ہمارے سر میں ڈھونڈ
الجھنوں کی آنچ خاکستر میں ڈھونڈ
دال چاول تیل آٹا سبزیاں
ان چھوئی چیزیں عجائب گھر میں ڈھونڈ

نگری میں تری آتے ہی سنگسار ہوا تھا
اس شہر میں آکر بھی میں تاوان زدہ تھا
ست یگ کے کہ کلیگ کے کہ بن باس کے دن تھے
جس اور گیا کوئی شناسا نہ ملا تھا

وہ رت وہ سمے اس کا ہر اک بات پہ ہنسنا
ہوں تیری دعاؤں کا ثمر یہ بھی کہا تھا
یہ بات، یہ حالات ، کہا اس نے بچھڑتے
میں نے تو کبھی بھی تمہیں پہلے نہیں دیکھا

اس طرح کی سوغات بہم ہو مرے مولا
جس میں نہ خوشی زیادہ نہ غم ہو مرے مولا
ایسے میں ہے ممکن مری تقدیر بدل جائے
کچھ اور نہیں اتنا کرم ہو مرے مولا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہم بھلی ہو کہ بری بات نہیں کرتے ہیں
دوست ہو یا ہو عدو گھات نہیں کرتے ہیں
زیست کی بھیڑ میں اک بار بچھڑنے والے
حیف! تجدید ملاقات نہیں کرتے ہیں

نیم در وہ نیم بر ہر شخص کی تفہیم ہے
اور اگر سچ بولتا ہے قابلِ تعظیم ہے
ایک میں دنیا میں ہوں اور اک مری بیچارگی
جن کی کچھ وقعت نہ عزت ہے نہ کچھ تکریم ہے

غریب شہر ہوں میرا کہاں ٹھکانہ ہوا
کبھی چمن کبھی صحرا میں آب و دانہ ہوا
وہ مجھ سے چپکا رہا جب بھی دل ہوا راضی
جو دل نے اس سے کہا دفعتاً روانہ ہوا

ہوا کچھ ایسا وہ دم خم سے مانگنے آئے
نہ انبساط نہ ہی غم سے مانگنے آئے
بس ایک بات سے بھر دی فقیر کی جھولی
کہ پہلی بار ہمیں ہم سے مانگنے آئے

جل جل کے ہوا خاک ملا خاک میں آخر
ہر بات نہاں ہوتی ہے افلاک میں آخر
ڈالی تھی پس پشت مری عمر گریزاں
بیٹھا تھا وہی شخص مری تاک میں آخر

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہستی کا ہر اک رنج و محن میرے لئے ہے
ہر جو رو ستم دار و رسن میرے لئے ہے
اے نکتہ ورو، نکتہ رسو، نکتہ فروشو
کیوں تلخ، بہت تلخ سخن میرے لئے ہے

باکار بھی بے کار بھی جینا میرا
وابستہ ہے مجھ سے یہ قرینہ میرا
میں آج میں زندہ ہوں کسے کل کی خبر
ڈوبے گا کہ ابھرے گا سفینہ میرا

پاس آکے تو اس طرح سے دامن نہ بچا
جیسے کہ کبھی کوئی رشتہ نہ تھا اپنا
ہے علم زمانے کو مراسم کا ہمارے
تجدید مراسم کے لئے آ، آ کہ نہ جا

وہ ہم سے پوچھنے آئے ہوا کیا
یہ سن کر ہو گیا ہم کو اچنبھا
نہ جس کی جڑ، نہ پتّے ہیں نہ شاخیں
وہ ننھا پیڑ کس آنگن میں اجڑا

گلِ تر ہے نہ پتّوں کی ہوا ہے
یہ کس موسم کا چرچا ہو رہا ہے
نہ سردی ہے نہ خشکی اور نہ پت جھڑ
یہ ساون میں الٰہی کیا ہوا ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

مڑ کر دیکھو ہر جا میلے ٹھیلے ہیں
سب کو شکایت ہے سارے ہی اکیلے ہیں
اس نفسا نفسی کے عالم میں لوگو!
لاکھ مسائل ہیں تو لاکھ جھمیلے ہیں

مخملیں لب ہیں یا رسیلے ہیں
نین آہو ہیں یا کٹیلے ہیں
ذائقوں کا حساب جن سے کریں
کچھ ہیں مدہوش کچھ نشیلے ہیں

اس نے کچھ اس ادا سے کیا تھا نہیں نہیں
بہت تھا اس سے قبل میں ہوتا نہیں نہیں
کچھ اپنے لئے مانگتا اوروں کے لئے کچھ
ایسی دعا ہو لب پہ خدایا نہیں نہیں

جینے کا مجھے کوئی سلیقہ نہیں آتا
سچ پوچھئے مجھ سے مجھے جینا نہیں آتا
اک عمر سے تخیل کا ہوں حرفِ معطل
متروک سہی لفظ صحیفہ نہیں آتا

شہریاروں کی نہ مستوں کی نہ دیوانوں کی
خرقہ پوشوں کی، نہ اپنوں کی نہ بیگانوں کی
وقت آنے کو ہے لگ جائیں گے ہر سو انبار
بات کرتا ہوں غریبوں کے گریبانوں کی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نام آئے گا ہمارا کبھی افسانوں میں
ہم کہ زندہ ہی نہ رہ پائے پری خوانوں میں
چاہے مٹّی کے ہوں، چاندی کے ہوں یا سونے کے
پھول مرجھائیں گے رکھنا نہیں گلدانوں میں

عالم ہے عجب طاری نہ آرام ہے نہ چین
کھو جاتے نہ ہم دیکھ کے کجرائے ہوئے نین
پھیلاتے ہیں جب لوگ دلوں میں بھی کدورت
آنکھیں ہی تو بن جاتی ہیں اک رشتۂ مابین

ہم اپنے تعیش کو بھلا کیسے چھپائیں
بچوں کی کتابوں کے نہ پیسے نہ کتابیں
اک چیز ہے چھت گھر کی ٹپکتی ہے برابر
جینے کا ہے سامان تو ہیں ماں کی دعائیں

کسی نے پیار کیا اور نہ آنکھ بھر دیکھا
کسی نے دل نہ کسی نے مرا جگر دیکھا
شکست و ریخت کے بازار میں مرے بھائی
کسی نے دام لگائے نہ میرا ڈر دیکھا

وہ حادثہ تھا جو میں نے بھی اک نظر دیکھا
تری گلی سے گزرتے اسے مگر دیکھا
سنی تھی چیخ تو میں بھی گلی میں لپکا تھا
اسی بہانے سے چھپ چھپ کے تیرا گھر دیکھا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نئے جہاں نئی دنیا دکھا گیا مجھ کو
بس ایک لمحے میں مجھ سے چرا گیا مجھ کو
بڑھے جو رشتے تو ہاتھ اپنے اس نے کھینچ لیئے
میں سادہ لوح تھا چونا لگا گیا مجھ کو

کسی دعا کا اثر پل میں ڈھا سکے ہے مجھے
نہ میرا "میں" نہ کبھی تو بچا سکے ہے مجھے
اگرچہ برسوں سے مٹّی میں دفن ہے پھر بھی
بس ایک ماں کی دعا ہی جلا سکے ہے مجھے

آئینے میں منعکس ہوتے ہی ڈر جاتا ہوں میں
اپنی تنہائی سے ایسے گھات کر جاتا ہوں میں
پوچھتے ہیں لوگ مجھ سے میری اچھائی کا راز
سچ یہ ہے سچ بولنے سے ہی مکر جاتا ہوں میں

مجھے یہ زعم تھا کچھ دن کہ ہستی دیکھ لی میں نے
بتوں کو پوجنے کی انتہا بھی دیکھ لی میں نے
سمجھ آئی مجھے اچھی ہے یہ دنیا کہ وہ دنیا
تو وسعت اپنے اندر کی نکھرتی دیکھ لی میں نے

کوئی اپنا ہو پرایا ہو صدا دیتا ہوں
میری فطرت ہے یہی سب کو دعا دیتا ہوں
میری جھولی میں پڑے ہیں غم و افلاس و محن
میں اگر لوگوں کو سوغات وفا دیتا ہوں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نہ تم آئے گھٹا آئی نہ بارش
کہ دل دنیا پہ برسائی نہ بارش
اجڑ جائیں گے سارے کھیت کھلیان
اگر رم جھم کے لوٹ آئی نہ بارش

نہ آدم ہے نہ آدم زاد کوئی
کرے کس پر یہاں بیداد کوئی
اترنا ہے مجھے پاتال میں اب
ملے شاید وہاں ہم زاد کوئی

بھلا ہو یا برا ہو میری قسمت
بھتہ خور ساقیا ہو میری قسمت
مجھے ہر حال میں جینا ہے ایرجؔ
مرا انجام کیا ہو میری قسمت

ہکلاتے ہیں صدمات میں ارباب سخن بھی
منہ ڈھانپے ہوئے آئے نظر غنچہ دہن بھی
کیا محشر صغریٰ ہے کہ ہر چیز ہے لرزاں
جہتیں بھی خلائیں بھی زمیں اور زمن بھی

ملتے ہیں جن میں لعل و جواہر دفینے ڈھونڈ
یا ساحلوں پہ ڈوبنے والے سفینے ڈھونڈ
جن میں سما سکیں گے الم درد ، رنج و غم
جو ٹوٹ کر نہ ٹوٹیں وہ دل آبگینے ڈھونڈ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اپنوں نے مرے ساتھ بڑی پریت نبھائی
دشمن بھی مرے آج تک دیتے ہیں دہائی
بازارِ مصر ، حسن کا نیلام اور میں
افسوس! زلیخا نے بھی قیمت نہ بڑھائی

کینواس پر خطوط سے کچھ اور کھینچیے
نکتے کچھ اور زاویے کچھ اور کھینچیے
رہ جاتے ہم الجھ کے جدید و قدیم میں
ٹانگوں کے ساتھ راستے کچھ اور کھینچیے

لرزیدہ ہوں میں آج میں کل جھیل رہا ہوں
یا اپنی مکافات عمل جھیل رہا ہوں
اک عمر سے وابستہ اسی شہر وفا کا
بیداد ہو کوئی کہ ہو چھل جھیل رہا ہوں

نیکیاں کر کے بھولنے والا
اپنی خوشیاں بھی بانٹنے والا
کیا خبر کس جہت سے آیا تھا
مجھ کو دریا میں ڈالنے والا

بھینی بھینی سی پیاری پیاری ہے
اس مہک نے فضا سنواری ہے
مجھ کو کیوں سونگھتے ہو میری طرح
مجھ میں خوشبو جو ہے تمہاری ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بھری دنیا میں اک گھر کی کمی ہے
مگر جینے کی خواہش بڑھ رہی ہے
پھرے ہاتھوں میں جو کشکول لے کر
اسے کہتے ہیں قسمت کا دھنی ہے

پرواز خلاء سے پرے شہپر لکھ دے
پہنائی سمندر کی شناور لکھ دے
مجھ کو لاہوت نہ وسعت سے کچھ لینا دینا
میں تو دیوانہ ہوں سب کچھ مرے اندر لکھ دے

رم جھم ہوئی ساون میں نہ جھولے ہی پڑے تھے
سب لوگ پریشاں تھے تذبذب میں گھرے تھے
پی پی نہ پپیہا نہ کھلی رات کی رانی
دیکھا جو بہت غور سے سب زخم کھلے تھے

ہر طرف سے صدائیں دی ہیں مجھے
شہر صر صر! ہوائیں دی ہیں مجھے
یہ زمانہ بھی کیا زمانہ ہے
دشمنوں نے دعائیں دی ہیں مجھے

زہر پینے سے ڈر نہ جاؤ گے
زندگی سے گذر نہ جاؤ گے
مرا تریاق عشق آزما لینا
مر کے تنہا ہی مر نہ جاؤ گے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

پانی کے تھپیڑوں سے اچھلنا ہے دیر تک
پھر مثل موج موج مچلنا ہے دیر تک
ہونے کو آئی شام ابھی سوچنا بھی مت
سورج کے ساتھ ساتھ ہی ڈھلنا ہے دیر تک

گھر سائے بہ دیوار دکھائی نہیں دیتے
بارود کے انبار دکھائی نہیں دیتے
یہ سچ ہے کہ ہیں بیچ کے دروازے مقفل
اب ملنے کے آثار دکھائی نہیں دیتے

عشق لمحوں کا سفر جس کا سویرا ہی نہ شام
کل کی مت سوچ چھپے کل میں تو ہیں درد تمام
عمر کی فکر نہ کر عمر تو ہے بوند سا دن
ابتدا ہوگی جہاں ہوگا وہیں پر انجام

آم موسم میں کہاں امرود ہے
سیب بھی اخروٹ بھی مفقود ہے
کوئی بھی موسم جواں رہتا نہیں
عشق کا موسم سدا موجود ہے

یا الٰہی میری راتوں کا سویرا کر دے
میری جھولی میں بھی اچھائی کے گوہر بھر دے
پھر نہ کرنا پڑے مجھ کو بھی گناہوں کا حساب
توبہ کرنے کی سعادت دے، دلِ مضطر دے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اس بھری دنیا میں مجھ کو بھی سہارا چاہیئے
زخمِ دل پر جو رکھے مرہم وہ پیارا چاہیئے
تیرہ شب کی تیرگی ہے یا مری دل کائنات
میرے بھی افلاک پر روشن ستارہ چاہیئے

اس قدر میں شہر نا پرساں میں تنہا ہو گیا
جیسے کوئی پر کٹا طائر اکیلا ہو گیا
اس کی جانب میں بڑھا تھا کچھ مدد اس کی کروں
ہاتھ لگتے ہی بچارہ رب کو پیارا ہو گیا

عفریتِ حوادث کو کچلنا ہوگا
دیمک زدہ آئین بدلنا ہوگا
پھر ڈھونڈ لو اسلاف کے سب نقشِ قدم
جینے کے لئے ان پہ ہی چلنا ہوگا

رات پرندہ پر پھیلائے لیٹا ہے
ہر اک شے پر اندھیاروں کا قبضہ ہے
پو پھٹنے تک کیا کوئی بچ پائے گا
آندھی نے اس شہر کا نقشہ بدلا ہے

الفاظ کا خزینہ مرا لے گیا کوئی
یعنی کہ دل دفینہ مرا لے گیا کوئی
اب گفتگو میں تاب نہ تحریر میں اثر
ہر سوچ آبگینہ مرا لے گیا کوئی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Kahi Ankahi

(Unpublished Poetry by **Muzaffar Eraj**)

Compiled by : **Vehshi Syed, Dr. Jawed Anwar**

Presented by : **Khalid Nazeer Naqshbandi**
Islam Muzaffar Naqshbandi

وحشی سعید

مظفر ایرج میرا ایسا دوست تھا جس کی ہمارے گھر میں بیٹے سے کم اہمیت نہ تھی۔ میری والدۂ محترمہ کا وہ خاص چہیتا اور پیارا تھا۔ اکثر جب وہ گھر میں ہوتا اور والدہ سے باتیں کرتا رہتا اور مہمان آجاتے تو وہ مظفر ایرج کے اخلاق سے بہت متاثر ہوتے اور والدہ سے ان کے اس مؤدب بیٹے کی تعریف کیا کرتے۔

مظفر ایرج کی شاعری جن میں نظموں اور غزلوں کے مجموعات شامل ہیں، کی پوری اردو دنیا قائل ہے لیکن اس غیر مطبوعہ کلام میں ایک اہم تبدیلی مجھے اس کے قطعات کا مطالعہ کر کے محسوس ہوئی۔ مجھے علم نہیں تھا کہ وہ قطعہ نگاری کے فن میں بھی اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔ یہ غیر مطبوعہ کلام جس میں غزلوں سے زیادہ تعداد قطعات کی ہے، اپنے موضوع و مواد اور اسلوب کے اعتبار سے اردو دنیا کے ساتھ وادئ کشمیر میں بھی مظفر ایرج کو بحیثیت ایک قطعہ گو منفرد اور مستحکم شناخت عطا کرتے ہیں۔

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Kahi Ankahi

(Unpublished Poetry by **Muzaffar Eraj**)

Compiled by : **Vehshi Syed, Dr. Jawed Anwar**

Presented by : **Khalid Nazeer Naqshbandi**
Islam Muzaffar Naqshbandi

وحشی سعید

مظفر ایرج میرا ایسا دوست تھا جس کی ہمارے گھر میں بیٹے سے کم اہمیت نہ تھی۔ میری والدۂ محترمہ کا وہ خاص چہیتا اور پیارا تھا۔ اکثر جب وہ گھر میں ہوتا اور والدہ سے باتیں کرتا رہتا اور مہمان آجاتے تو وہ مظفر ایرج کے اخلاق سے بہت متاثر ہوتے اور والدہ سے ان کے اس مؤدب بیٹے کی تعریف کیا کرتے۔

مظفر ایرج کی شاعری جن میں نظموں اور غزلوں کے مجموعات شامل ہیں، کی پوری اردو دنیا قائل ہے لیکن اس غیر مطبوعہ کلام میں ایک اہم تبدیلی مجھے اس کے قطعات کا مطالعہ کر کے محسوس ہوئی۔ مجھے علم نہیں تھا کہ وہ قطعہ نگاری کے فن میں بھی اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔ یہ غیر مطبوعہ کلام جس میں غزلوں سے زیادہ تعداد قطعات کی ہے، اپنے موضوع ومواد اور اسلوب کے اعتبار سے اردو دنیا کے ساتھ وادیٔ کشمیر میں بھی مظفر ایرج کو بحیثیت ایک قطعہ گو منفرد اور مستحکم شناخت عطا کرتے ہیں۔

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure